

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, February 2, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty four minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا اباؤكم و اخوانكم اولياء ان استحبوا
الكفر على الايمان ومن يتو لهم منهم فا اوليك هم الظالمون
قل ان كان اباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و
عشيرتكم و اموالكم اقترفتموها و تجارة تخشون كسادها و
مسكن ترضونها احب اليكم من الله و رسوله و جهاد في
سبيله فتر بصوحتي يا تي الله بامرهم و الله لا يهدي القوم
الفاسقين

ترجمہ، شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اہل ایمان! اگر
تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو اور
جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں۔ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, February 2, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty four minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا اباؤكم و اخوانكم اولياء ان استحبوا
الكفر على الايمان ومن يتو لهم منهم فا اوليك هم الظالمون
قل ان كان اباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و
عشيرتكم و اموالكم اقترفتموها و تجارة تخشون كسادها و
مسكن ترضونها احب اليكم من الله و رسوله و جهاد في
سبيله فتر بصوحتي يا تي الله بامرهم و الله لا يهدي القوم
الفاسقين

ترجمہ، شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اہل ایمان! اگر
تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو اور
جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں۔ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں

اور غائبان کے آدمی اور مال جو تم کہاتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ سینئر اقبال احمد خان، ایٹم نمبر ۲۔ ایک منٹ جناب، پوائنٹ آف آرڈر، جناب بشیر احمد منہ صاحب۔

جناب بشیر احمد منہ۔ پچھلے اجلاس کے دوران وزیر پارلیمانی امور اور لیڈر آف دی ہاؤس نے سینٹ کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ تعمیر وطن پروگرام کے بارے میں اس اجلاس کے شروع ہی میں بیان دیں گے اور اس میں دو باتیں تھیں۔ ایک یہ تھی کہ جو پراجیکٹس ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۳ء کے لئے سینئرز نے دیئے تھے اور منظور ہونے تھے۔ ان کے فنڈز کے release کے بارے میں یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ release کر وائیں گے اور دوسری بات ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء کے لئے جیسے قومی اسمبلی کے ممبران صاحبان کے لئے انہوں نے ایک تعمیراتی فنڈ دیا ہے، پروگرام کے لئے اس کے بارے میں وہ حکومت کی پالیسی کا اعلان کریں گے۔ اب جناب عوام میں تاثر یہ ہے کہ سینئرز کو جو فنڈ دیئے گئے وہ سینئرز نے کاموں میں نہیں لگائے بلکہ اپنی جیب میں ڈالے ہیں کیونکہ on the paper اخبارات میں یہ ہے کہ تعمیر وطن پروگرام کے لئے سینئرز کو ایک فنڈ دستیاب ہے لیکن حقیقت میں بات یہ ہے کہ پروگرام انہوں نے منظور کئے ہیں اور فنڈ انہوں نے دیئے ہیں۔ Even the administrative approval of the present has been given to certain projects لیکن ایک پیپر بھی ان کے لئے release نہیں کیا ہے۔ This has brought the Senators into disrepute in the eyes of the public. اور دوسری بات یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے ایک ہاؤس قومی اسمبلی کو انہوں نے پیسے دیئے ہیں لیکن دوسرے "یعنی سینٹ" کے بارے میں وزیر اعظم صاحب نے کہا تھا۔ اس کا معاملہ previous Government نے حل کر دیا ہے تو۔۔۔۔۔

Now this is the height of ignorance that the Prime Minister does not know that the previous Government had given no money to the Senators.

انہوں نے پھر کہا کہ کچھ confusion ہے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اس بات پر اب یہ چپ بیٹھے

ہوئے ہیں۔ تو جناب میں آپ سے درخواست کروں گا آپ کو اس بات کا علم ہے، تین دفعہ یہ معاملہ اٹھا تھا۔ اب یہ اس پر conclusive بات کریں۔ اگر ہمیں سینئرز کو یہ پیسے نہیں دینا

چاہتے۔ It is up to them, they should declare that they do not want to given any

money. اگر ہمارے فنڈز نہیں release کرنا چاہتے تو ان کی مرضی ہے۔ مگر عوام کو بتائیں کہ سینئرز نے ہمیں پروگرام دیا ہے مگر ہم فنڈز release نہیں کر رہے۔

So that we are exonerated in the eyes of the public.

Mr. Chairman: Would you like to responded to that, the honourable Law Minister?

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! معزز رکن کی ناراضگی اتنی با سبب نہیں ہے۔ ہم نے یہ ضرور کہا تھا کہ ترقیاتی پروگراموں کی اسکیموں کے بارے میں ہم سینئرز کے ۹۲، ۹۳ اور ماضی کے جتنے فنڈز ہیں ان کو release کروانے اور ان کے ساتھ انصاف کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں او اگلے سیشن میں ہم نے یہ ضرور کہا تھا کہ ہم بات کریں گے۔ یہ صرف کیونکہ ریکوزیشن سیشن ہے اگلے سیشن میں، انشاء اللہ تعالیٰ العزیز اس وقت تک ہم کوئی نہ کوئی واضح فیصلہ لے کر آپ کے سامنے ضرور رکھیں گے اور آپ کی حق تلفی نہیں ہونے دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر محمد رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ کل وفاقی حکومت کے کسی اہم ادارے ہسپتال میں ایک واقعہ رونما ہوا ہے۔ وہاں دست بدست لڑائی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

Dr. Muhammad Rehan: I am sorry, Sir-

(مدافعت)

جناب چیئرمین۔ یہ جو ایشو ہے یہ میرے خیال میں زیر بحث تو نہیں لانا چاہیے کیونکہ قواعد کے مطابق یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر اس طرح نہیں بنتا، بہر حال انہوں نے raise کیا تھا کیونکہ یہ ممبروں کی ایک حق کی بات ہے۔ تو میں نے ان سے کہا ہے کہ اس کو responed

کر لیں لیکن ----- I don't think We should allow debate on this.

پروفیسر خورشید احمد - debate تو ہم بھی نہیں چاہتے اس کے اوپر لیکن مسند اہم سے اس لئے کہ اس سے دراصل ملک بھر میں ایک قسم کی فضا بن رہی ہے جو unfair ہے۔
جناب چیئرمین - تو وہ کہہ رہے ہیں کہ اگلے سیشن میں -----

پروفیسر خورشید احمد - حکومت اپنا فیصد واضح کر دے اور بتا دے کہ ہاں ہم یہ کریں گے یہ نہیں کریں گے - تین مہینے ہو گئے ہیں لیکن ہر سیشن میں ہم سے وعدہ بھی ہوتا ہے طویل گفتگو بھی ہوتی ہے اور ہم خود جانتے ہیں کہ co-operate کریں اس لئے کہ یہ معاملہ کسی کی ذات کا نہیں ہے لیکن بات policy کے لئے ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین - اس پر debate نہ کریں کیونکہ وقت اتنا نہیں ہے۔

سید محمد فضل آغا - پیچھے دفعہ ملک قاسم صاحب نے floor of the House پر کہا تھا کہ فروری کے first week میں دیں گے - اگلے سیشن کی بات نہیں ہے - فروری کا یہ first week ہے ان کو بتانا چاہیے۔ یہ اس طرح مشکافوں اور technical باتوں میں چلے جاتے ہیں۔ ملک قاسم صاحب - he is on record - انہوں نے کہا تھا کہ فروری کے first week میں فائنل فیصد آپ کو بتا دیں گے تو ابھی first week of February ہے تو بتا دیں کہ کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا ہے؟
(مداخلت)

جناب چیئرمین - جی جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا! قومی اسمبلی کے لئے جو انہوں نے کہا اور کہا کہ جنوری کی ۵ تاریخ تک مکمل کر کے دے دو۔ ۹۲، ۹۳ کا مکمل نہیں ہوا۔ اب ہمیں پتہ نہیں ہے کہ جون کی کس تاریخ میں دیں گے یعنی ہم ۹۵-۱۹۹۳ کے لئے جائیں گے تو یہ بات جو ہے یہ ایسے delay کر رہے ہیں اور یہ جو ابھی وزیر صاحب نے بیان دیا ہے یہ بالکل کسی منہوں میں واضح نہیں ہے۔

جناب چیئرمین - بہر حال مندوخیل صاحب میرا خیال ہے اس سے یہ جو ابہام ہے ہاں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - یعنی ناراضگی جو ہے ہمارے ساتھ بھی ایسا آپ

کھیل رہے ہیں۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر آپ کے جو خیالات ہیں بالکل غلط ہیں۔

جناب چیئرمین۔ معلوم یہ ہوتا ہے 'frankly' معلوم ہوتا ہے کہ-----

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ سینیٹرز کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہیں ہونے دوں گا۔ مٹمن رہیں آپ کے جو خطوط ہیں۔ (مداخلت) ہم نے پہلے کہا تھا کہ اور یہ پہلے ہفتے کی بات نہیں تھی تھی ملک قاسم صاحب نے کہا تھا کہ اگلے اجلاس میں، کیونکہ اگلا اجلاس ہم فروری کی آٹھ دس تاریخ کو شروع ہونے والا تھا۔

جناب چیئرمین۔ ریکوزیشن کا بھی ۱۴ دن کا نوٹس تو تھا ہی۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر، اس کے لئے نام period چاہیے تھا تھوڑا بہت، ابھی اجلاس اور بہت سارے ہوں گے۔ انشاء اللہ اس مہینے میں ہم آپ کو مٹمن کرنے کی کوشش کریں گے، اسی ماہ فروری میں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ بہر حال آپ فضل آغا صاحب 'you are also the Chairman of the Assurances Committee آپ دیکھیں اتنا firm assurance دے رہے ہیں کہ اگلے سیشن In fact they are saying اس مہینے کے آخر تک (مداخلت) مسئلہ کافی عرصے تک اس طرح پڑا ہوا ہے تو اب Law Minister assurance دے رہے ہیں تو----- we will ایک منٹ جی، مسئلہ پوائنٹ آف آرڈر۔ نیا پوائنٹ آف آرڈر۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو جائے پھر دوسرے پر آتے ہیں۔ جی آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہم فیصلہ کرتے ہیں اب اس کے ہفتے۔
 اب اس میں یہ تصور کیا ہے کہ ہم نے اگر یہ اجلاس ریکورڈیشن کیا ہے تو یہ ہمارا جرم ہے اس لئے
 یہ کہتے ہیں کہ جب یہ ریکورڈیشن کیا ہے تو اس لئے ہم اعلان نہیں کرتے۔۔۔۔۔ (مداخلت) جناب! یہ
 تو عجیب بات ہے اگر آپ نے نہیں دینے تو صحیح بات کریں آپ انکار کریں ہمیں توقع ہے آخر
 میں آپ انکار ہی کریں گے لیکن اب ہمیں کل پر نہ ہالیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ
 جناب آپ دو تین دن میں اعلان کریں کہ دیتے ہیں اور فنڈ release کریں۔ نہیں دیتے ہیں تو نہ
 release کریں۔ یہ کیا بات ہے؟

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ سینیٹرز ہم میں سے ہیں اور ہم سینیٹرز میں سے ہیں اس طرح سے
 اگر نہ دینے کی نیت ہوتی تو پھر ہم اتنی باتیں نہیں کرتے۔ (مداخلت) آپ ہمارے ساتھی ہیں اور
 آپ بالکل رہیں گے ہمارے ساتھی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میں آپ کا ساتھی ہوں لیکن کب تک بموکا رہوں گا آپ تو یہ
 پاستے ہیں کہ آپ کے یہ جو ساتھی ہیں یہ بموکے رہیں۔

سید اقبال حیدر۔ آپ کا انشاء اللہ منہ بھی بھرا رہے گا اور پیٹ بھی بھرے گا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میں اقبال حیدر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ

روز یہ کل کل کے وعدے کچھ سمجھ آتے نہیں

یہ بتا دے کہ آنے گا کل آپ کا کل کتنے کل کے بعد

جناب چیئرمین۔ جی عالم شیر مسعود صاحب۔

جناب عالم شیر خان مسعود۔ تعمیر وطن پروگرام کے فنڈز اور ہمارے پرانے والے

فنڈز بھی ابھی تک release نہیں ہوئے۔ And South Waziristan is one of the most

backward areas اس کا آپ اگر مہربانی کر لیں تو سمجھ دیں کہ وہ release کر دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب محمد علی ہوتی صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan: The statement of the Minister concerned does not amount to an assurance to the Members because there is a difference between---

He said, I will try and afterwards he can say that **کوشش کریں گے اور یقیناً کریں گے** only then **کہ ہم یقیناً کریں گے** I tried my best but I could not succeed. If they say we will be assured. This is No. 1.

(2) He has not stated the dates whether that pertains to 1992-93 or 1993-94.

تو اس کی بھی clearance پاسیے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ابراہیم صاحب۔ ایک منٹ ابراہیم صاحب کی بات ذرا سن لیں۔

(مدافعت)

جناب محمد ابراہیم خان۔ اس مسئلے پر ایک شعر سننا چاہتا ہوں آپ نے گھ کیا تھا صبح کہ آپ شعر کوئی نہیں سناتے۔

جناب چیئرمین۔ جی سنا دیں۔

جناب محمد ابراہیم خان۔

تیرے وعدے پہ مٹنے ہم تو یہ جان جموٹ جانا

ہم خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

ایک اور عرض کرتا ہوں۔

(مدافعت)

سید اقبال حیدر۔ سر مجھے اپنے معزز رکن کی زندگی زیادہ عزیز ہے میں نہیں چاہتا کہ اتنی خوشی ہو جانے کہ (مدافعت) میں اپنے معزز رکن 'اپنے قائد حزب اختلاف کو کہوں گا کہ انہوں نے جو ابھام دیکھا ہے وہ غلط ہے۔ میں انہیں واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ میں یقیناً کوشش کروں گا۔

جناب چیئر مین - بہر حال انہوں نے نوٹ کر لیا ہے - But I will not allow a debate on this. جی جناب ہزار گل صاحب۔

This is for the current session and states that the Adjournment Motion seeks discussion on a policy issue. The Chairman holds the Adjournment Motion to be inadmissible under Rule 75(C).

جناب چیئرمین۔ ہزار گل صاحب میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! میں تھوڑی سی گزارش کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین۔ یہ گزارش یہاں ہو نہیں سکتی، آپ مجھے پھمبر میں مل لیں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ میری عرض تو سن لیں، یہ دفتری معاملات سے متعلق ہے، اس میں دفتر نے کوئی فوننگ کی ہو گی، آپ میرے دفتر میں آجائیں۔

جناب شہزاد گل۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ ۵۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ وہ صحیح ہے لیکن آپ کی جو بھی بات ہے وہ پیچیدہ میں سن کر وہاں ہی فیصد کر دیا جائے گا۔

جناب شہزاد گل۔ وہ تو آپ نے in-admissible قرار دے کر مجھے واپس بھیج دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جب آپ دوبارہ یہ مسند اٹھائیں گے تو اس کو (review) بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب شہزاد گل۔ جناب چیئرمین! کس طرح اٹھا سکتے ہیں پھر یہی ہو گا کہ یہ تو مسئلے ہی مسترد کیا جا چکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس مسئلے کو دو طرح اٹھا سکتے ہیں، آپ اس کو مجھے کھ کر دے سکتے ہیں یا۔

جناب شہزاد گل۔ میں آپ کو ۵۵ (سی) کا حوالہ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ میری عرض تو سن لیں۔ آپ یا مجھے مل لیں، اسی وقت میں آپ کا فیصد کر دوں گا یا آپ کھ کر مجھے دے دیں کہ اس کا فیصد کیا جائے۔ یہ فیصلے ایوان میں نہیں ہوتے۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! ہاؤس تو ہے ہی اسی لئے کہ ملکی معاملات جو ہیں وہ عوام کے سامنے لانے بتائیں، ان پر بحث ہو اور ان کے متعلق ایوان فیصد کرے۔ جناب یہ ملکی معاملات ہیں اور ہم ان کو عوام سے کیوں چھپانے رکھیں!

جناب چیئرمین۔ دیکھیں، اس میں کوئی مصلحت ہو گی، قانون کی کوئی بات ہو گی، کوئی rule کی بات ہو گی۔ آپ مجھے مل لیں، میں آپ کو بتا دوں گا۔ اگر آپ مجھے فائل کر لیں گے تو اس کو review کر لیں گے۔

جناب شہزاد گل۔ اگر آپ مجھے یہ تسلی دیتے ہیں کہ آپ review کر لیں گے تو میں آپ سے مل لوں گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ مجھے ملیں تو سہی، آپ مجھے بتائیں تو سہی، یہاں یہ فیصلے نہیں

ہوتے۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! میں صبح آپ کے پاس آیا تھا لیکن چونکہ آپ نے کہا کہ پلو ایوان میں چلتے ہیں، وقت ہو گیا ہے تو وہ بات وہاں پر نہیں ہو سکی۔ میں تو اسی مسئلے کو discuss کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد بھی تو آپ مجھے مل سکتے ہیں، آپ مجھے ملیں، آپ کی موجودگی میں دفتر والوں کو بلا کر۔۔۔۔۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! یہ بہت اہم مسئلہ ہے، وہاں پر برف باری ہو رہی ہے، لوگ کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہیں، ایک لاکھ سے زیادہ ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اس کو consider کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! تیس لاکھ تو چودہ سال ہماری سر زمین پر رہے، اس میں سے ۱۵ لاکھ تک تو اب بھی یہاں پر ہیں، اگر ایک لاکھ اور آجاتے تو کیا فرق پڑتا۔

جناب چیئرمین۔ آپ آجائیں یا مجھے لکھ کر دے دیں، ابھی فائل منگوا کر اور دفتر میں جا کر فیصلہ کر دیں گے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب وہ تو ختم ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ ختم ہو گیا تو ختم ہو گیا۔ اس میں میں کیا کر سکتا ہوں؟ دیکھیں جو دفتری معاملات ہوتے ہیں اس کے دو طریقے ہیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! یہ تو انسانی مسئلہ ہے، دفتری نہیں۔

جناب چیئرمین۔ منہ صاحب، مجھے آپ یہ تو بتائیں کہ فرض کریں میں یہاں پر یہ معاملہ کھول دوں، یہ ایک آدمی کا مسئلہ نہیں، ہر ایک کا یہ مسئلہ ہوتا ہے۔

جناب شہزاد گل۔ جناب اب بھی humanitarian basis پر۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ وہ سب basis دیکھ لیں گے لیکن شہزاد گل صاحب اس کا طریقہ

ہوتا ہے آپ تو بڑے senior آدمی ہیں ، آپ تو اس وقت کے سینئر ہیں جب ہم نے ابھی وکالت شروع کی تھی ، آپ تو ۱۹۷۰ء کے عشرے کے سینئر ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ نتیجہ کیا ہے ، بات ہی نہیں سنی جاتی۔

جناب چیئر مین۔ Rule دیکھ لیں کہ بات سنی جاسکتی ہے کہ نہیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! بڑے ادب کے ساتھ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اس وقت صرف اتنا ہے کہ آپ اس چیز کی اجازت تو دے دیں کہ ہم کہیں کہ ان لوگوں کو آنے کی اجازت دے دیں جو بچارے وہاں کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین۔ مزہ صاحب اس کے دو طریقے ہوتے ہیں ، جس وقت ہمارے پاس یہ معاملات آتے ہیں ، تحریک استحقاق ہیں ، تحریک التواء ہیں تو ان کو دفتر process کرتا ہے۔ process کرتے وقت وہ اپنے نظریے کے مطابق ، اپنی سمجھ کے مطابق ، rules کے مطابق وہ put up کرتے ہیں کہ جی یہ rules کے مطابق بنتا ہے کہ نہیں بنتا routine میں اس کی اجازت دے دی جاتی ہے یا اس کے اجازت نہیں دی جاتی ۔ اس کے بعد کئی دفعہ سینئر صاحبان خود میرے پاس آ جاتے ہیں کہ جناب آپ کا مراسلہ مجھے ملا ، یہ غلط ہے یا کوئی کھ کر بھی مجھے بھیج دیتا ہے کہ جناب آپ نے جس rule کا حوالہ دیا ہے یہ غلط دیا ہے ، یہ rules کے مطابق صحیح نہیں ہے۔ جب میرے پاس یہ چیز آتی ہے تو فوری طور پر۔۔۔۔۔ اگر آپ خود لے کر آئیں گے تو اسی وقت ، وہ دفتر کا جو مستند آدمی ہوتا ہے اس کو بلا کر ، سامنے بیٹھ کر ، آپ کی بات سن کر اور اس کی سن کر فیصلہ ہو جاتا ہے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ وقت نہیں ہے۔

جناب چیئر مین۔ یہ مسئلہ تو ہے۔ اگر اب میں اس کو reopen کروں گا تو بالکل ٹائمنہ نہیں ہو گا۔ ہر ایک آدمی جو ہوتا ہے اس کا یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ بہت سارے motions آتے ہیں ، کچھ مسترد ہو جاتے ہیں ، کچھ کی اجازت دی جاتی ہے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں ، مسلمانوں کی جو ہمارے پڑوسی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یہ آپ کو کب ملا ہے شہزاد گل صاحب؟

جناب شہزاد گل۔ آج ملا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے تو آج آپ میرے پاس لے آئیں۔

جناب شہزاد گل۔ میں تو صبح آیا تھا اسی کے متعلق بات کرنے کے لئے۔

جناب چیئرمین۔ بھئی صبح اگر وقت نہیں تھا تو آپ دوپہر کو آ جائیں اس میں کوئی

ایسی بات تو نہیں ہے۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب! مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھے بھی اسی طرح کہیں گے کہ بس آپ وہاں آ جائیں یہ وہیں discuss ہو گا یہ یہاں discuss کرنے کی بات نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ میں آپ کے ساتھ تکرار کرنے کی تو ہمت رکھتا کہ میں بالکل ڈٹ باؤں آپ کے سامنے اور اسی پر اصرار کرتا رہوں۔ ہماری بات پھر سینٹ میں نہیں آتی اور آپ کے دفتر نے جو رویہ اختیار کیا ہے کہ جو بنڈل کے بنڈل آ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ ایک ہی مضمون کا covering letter آتا ہے کہ یہ جو آپ کا ہے کہ

That the subject matter of the resolution is of sensitive nature. The Chairman Senate has, therefore, been pleased to hold the resolution to be in-admissible under rule so and so.

اب یہ مراد ایک آپ کے ہاں بالکل اسی مضمون کا تیار ہوا ہے اور اس کے تحت آپ کے دفتر والے پورے کا پورا بنڈل جو resolutions کا ہوتا ہے وہ واپس کر دیتے ہیں۔ تو اس کے نتیجے میں وہ معاملات جو کہ ہم پوری طرح agitate کرتے ہیں، وہ نہیں آتے پورا session گزر جاتا ہے۔ آپ کہتے ہیں میرے پاس دفتر میں آئیں لیکن اس پر جناب چیئرمین! یہاں پر بحث ہونی چاہیے کہ sensitive nature کیا ہوتا ہے اب یہ میں نے قرارداد بھیجی ہے کہ یہ ایوان امریکی جنرل ہور اور جنرل Fradrich M. Fraus کے پاکستان کے دورے کے مقاصد پر بحث کرے۔ آپ کہتے ہیں کہ sensitive nature کا مسئلہ ہے اب یہ بحث کرنے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس سے وہی بات ثابت ہو گئی جو میں نے وہاں عرض کی تھی کہ

جناب چیئرمین۔ اس سے وہی بات ثابت ہو گئی جو میں نے وہاں عرض کی تھی کہ دیکھیں اس قسم کا ہر ایک کامسند ہے۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں جی۔ اس طریقے سے بھی آپ چیئرمین سینٹ کے دفتر میں اور وہاں اپنے صاف کو اتنے اختیارات دے دیتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں جو لوگوں کی دلچسپی کی چیزیں ہوتی ہیں وہ یہاں پر discuss ہی نہیں ہوتی ہیں۔ اب میں نے یہ ایک دوسری قرارداد بھجوائی تھی جو واپس آئی ہے "اس ایوان کی رائے میں شمالی علاقہ جات میں پاکستان اور امریکی افواج کی مشترکہ فوجی مشقیں ہمارے عظیم دوست ہمسایہ ملک عوامی جمہوریہ چین سے ہمارے تعلقات کو متاثر کریں گی۔ لہذا ان فوجی مشقوں کو فوری طور پر روک دیا جائے" یہ کہتے ہیں sensitive matter ہے۔ ہم تو اسی لئے بیٹھے ہیں کہ ان sensitive matters پر بحث کریں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ آپ اگر میرے پاس لے آئیں تو یہ بھی فیصلہ ہو جائے گا کہ sensitive کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ تو آپ کو میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ۔۔۔۔۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! یہ پوری سینٹ کا مسند ہے کہ یہاں پر بحث ہو جانے کہ کون سی چیز sensitive ہے۔ تاکہ آپ اپنے لوگوں کو guidelines دے سکیں کہ کون سی چیز sensitive ہے اور کون سی چیز sensitive نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں اگر آپ یہ مسند میرے پاس لائیں گے تو آپ کے ساتھ بات چیت ہو کر ایک فیصلہ ہو جائے گا تو وہ guidelines بن جائیں گی۔ تو آپ میرے پاس اگر لے آئیں تو اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! ضرور آپ کے پاس ہم لے آئیں گے یہی ہمارا رویہ رہا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اتنی بات پر آپ بھی غور فرمائیں کہ اب ہم colonial دور میں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ایک آزاد ملک ہے open govt ہے policies کو discuss ہونا چاہیے تو جو پرانی چیزیں لکھی ہوئی ہیں انہیں بند کر کے انہی کو آگے نہ چلائیں۔

بنائیں۔ گورنٹ جواب دے دے۔ گورنٹ کے کہ یہ policy matter ہے۔ اس کو discuss نہیں کرنا پائیے۔ لیکن آپ کی ذات تو غیر جانبدار ہے آپ رولنگ دے دیں گے کہ بھائی یہ policy matter ہے اور discuss نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین۔ بالکل صحیح ہے۔ تو آپ میرے پاس لے آئیں تو دکھیں گے۔ جی جناب بہرہ ور سمید صاحب۔

اخوتزادہ بہرہ ور سمید۔ جناب ملک قاسم صاحب تشریف لائے ہیں۔ یہ Leader of the House میں اور ہو ہمارے Leader of the Opposition نے نکتہ اٹھایا تھا کہ اس کی commitment نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں۔ وہ اب ختم ہو گیا ہے۔ جناب اقبال احمد خان۔

MOTIONS UNDER RULE 171(1)

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Mr. Chairman Sir, with your kind permission, I move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Syed Faseih Iqbal regarding the cancellation of a confirmed seat of the mover by PIA reserved for 27-12-1992 be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Iqbal Ahmed Khan under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate 1988, the delay in the presentation of report of the committee on Rules of Procedure and Privileges of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Senator Syed Faseih Iqbal regarding the cancellation of a confirmed seat of the mover by PIA reserved for 27-12-1992 be condoned till today.

(Motion was carried)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 3.

جناب اقبال احمد خان صاحب۔

Mr. Iqbal Ahmed Khan : Sir, with your kind permission I present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Syed Faseih Iqbal regarding the cancellation of a confirmed seat of the mover by PIA reserved for 27-12-1992.

Mr. Chairman: The report stands presented . Item No. 4 , Iqbal Ahmed Khan Sahib

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, with your kind permission I move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Ex-Senator Raja Muhammad Afzal Khan regarding the alleged illegal gratification received by WAPDA officials be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Iqbal Ahmed Khan that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Ex-Senator Raja Muhammad Afzal Khan regarding the alleged illegal gratification received by WAPDA officials be condoned till today .

(Motion was carried)

Mr. Chairman: The delay stands condoned . Item No. 5 . Mr. Iqbal Ahmed Khan.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, with your kind permission I present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Ex-Senator Raja Muhammad Afzal Khan regarding illegal gratification received by WAPDA officials.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No. 6, Iqbal Ahmed Khan Sahib.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, with your kind permission I move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Syed Ishtiaq Azhar regarding the alleged malicious FIR registered in Karachi District, Central Police Station of Joharabad on 20-4-1993 against the mover be condoned till today.

Mr. Chairman : It has been moved by Senator Iqbal Ahmed Khan that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Syed Ishtiaq Azhar regarding the alleged malicious FIR registered in Karachi District, Central Police Station of Joharabad on 20-4-1993 against the mover be condoned till today.

(Motion was carried)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 7 Mr. Iqbal Ahmed Khan.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, with your kind permission, I present

report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges Motion moved by Senator Syed Ishtiaq Azhar regarding the alleged malicious FIR registered in Karachi District, Central Police Station of Johaerabad on 20-4-1993 against the mover.

Mr Chairman: The report stands presented. Item No.8, Jenab Iqbal Haider Sahib.

ORDINANCES LAID

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, with your permission, I lay before the Senate the following Ordinances as required by Clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The Civil Laws (Reforms) (Amendment) Ordinance, 1994 (VI of 1994).
2. The Labour Law (Amendment) Ordinance, 1994 (No. VII of 1994).
3. The National University of Science and Technology Ordinance, 1994 (No. VIII of 1994).
4. The Senate (Election) (Amendment) Ordinance, 1994 (No. X of 1994).
5. The Dangerous Drugs (Amendment) Ordinance, 1994 (No. XII of 1994).
6. The Prohibition (Enforcement of Hadd) (Amendment) Ordinance, 1994 (No. XIII of 1994).

Mr. Chairman: The Ordinances stand laid. Now, we come to the President's address.

FURTHER DISCUSSION ON THE PRESIDENT ADDRESS

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جتوئی صاحب ۲۰۲۰ منٹ ہوں گے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میرا خیال ہے کہ پہلے مائٹ میں تھوڑا بہت آئے چٹھے

ہوتا رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے کہ تھوڑا discipline ہو جائے تو بہتر ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! ہم آج Presidential address

discussion کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ irrelancy ہوگئی ہے، نہ حالات وہ رہے ہیں اور

نہ ہی جناب صدر، وہ ہیں۔ جناب چیئرمین! ۱۹۹۲ء پاکستان کی سیاسی تاریخ میں آپ نے دیکھا ہوگا

کہ (politically) سیاسی اعتبار سے، بہت ہی اہم سال تھا۔ جس میں تقریباً ہم نے چار یا پانچ کے

قریب وزراء، اعظم دیکھے اور politically اس ملک میں اس سے زیادہ، اس سے پہلے، جو ۱۹۸۲ء میں

situation تھی، سیاسی اعتبار سے وہی ہم نے ۱۹۹۳ء میں witness کی۔ کیونکہ پاکستان کے اندر

بدقسمتی کے ساتھ آج تک اور یہ بات ہم اسی Floor of the House پر کرتے رہے اور خدا کی

مہربانی سے وہ بات ثابت ہوئی کہ ہم اپنے فیصلے اپنے طور پر نہیں کر سکتے یا نہیں کرنے دینے

جاتے۔ ہم سیاسی اعتبار سے اور Economically امریکہ کے تابع ہیں۔ ہمارے سیاسی فیصلوں پر امریکہ

Extra Constitutional Forces سے عمل کرواتا ہے اور وہی کچھ آپ نے دیکھا کہ ۹۲ میں جس

طرح سے ملک کے اوپر انہی Forces نے ایک مرتبہ پھر اپنی hegemony یا اس کو آپ کہہ سکتے

ہیں Supermaey prove کی۔ میرا سیدھا سا جو اشارہ ہے وہ افواج پاکستان کی طرف ہے جو میں

سمجھتا ہوں کہ ہمارے پورے نظام کے اوپر غالب ہے۔ ہم اس کو کتنا بھی deny کریں، ہم اس

کو کسی طرح سے بھی contradict کریں جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے

کہ وہ ہمارے سارے نظام پر غالب ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر نہ حکومتیں بن سکتی ہیں اور نہ ہی

حکومتیں گر سکتی ہیں۔ سیاسی اعتبار سے ہم بھی اسی struggle میں شامل تھے اور ہمیں پتہ تھا جس

طرح سے کئی مرتبہ یہ باتیں کی گئیں کہ آرمی کیا سوچ رہی ہے؟ جناب چیئرمین! یہ بدقسمتی کی

بات ہے اور آپ نے بھی اپنی تقریر میں جو دو حصوں پر مبنی ہے ایک حصہ جو آخری حصہ ہے

اس میں امیدیں دکھائی گئی ہیں کہ یہ ہو گا۔ یہ ہو گا۔ اور پہلے حصے میں آپ نے اپنے طور پر اور
 ہمیں سمجھتا ہوں کافی چیزیں ایسی ہیں جس پر ہم متفق نہیں ہیں۔ سب سے پہلے آپ نے کہا ہے
 کہ الیکشن فری اینڈ فیئر ہوتے۔ اس میں کم از کم سندھ کے اندر ہمارے واضح اعتراضات موجود ہیں
 کئی میگیگرم آن ریکارڈ موجود ہیں جس طرح سے وہاں الیکشن کو manipulate کیا گیا وہ چیزیں
 آپ کے نوٹس میں بھی 'جب آپ صدر پاکستان تھے' لائی گئی ہوں گی۔ جہاں تک ہمارے
 پورے سیاسی نظام کا سوال ہے جناب چیئرمین! ہم نے آزادی ۴۴ سال پہلے 'جو میں سمجھتا ہوں اس
 کو میں so-called آزادی کہوں گا کیونکہ ابھی تک اس ملک میں صحیح معنوں میں ٹرانسفر آف
 پاور نہیں ہوا ہے۔ آج بھی ہم جب اپنے فیصلے کرتے ہیں تو ان فیصلوں کو کسی اور جگہ سے
 approve کرانا پڑتا ہے۔ جناب چیئرمین! ابھی تک تو ہمیں یہ سننے میں آتا تھا کہ ورلڈ بینک
 آئی ایم ایف کے ذریعے امریکی ہم پر economically rule کرتے ہیں لیکن بولانی کے مہینے میں
 ہم نے وہ چیز witness کی جو میں سمجھتا ہوں کسی بھی پاکستانی کے لئے قابل فخر بات نہیں
 ہے۔ اور جو سیاسی تنظیمیں 'دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اس جدوجہد میں تھیں یا جو سیاسی تنظیمیں
 عکرائی میں تھیں ان دونوں نے کسی نہ کسی طرح سے اپنے اصولوں پر سمجھوتہ کیا اور ایک ایسے
 آدمی کو وزیر اعظم کے طور پر قبول کیا۔ جس کا نہ اس ملک سے کوئی تعلق تھا نہ اس ملک کا وہ
 citizen ہے نہ اس ملک کا آج وہ citizen ہے نہ کل تھا نہ پڑوسوں رہے گا۔ آج اسکی مثال موجود
 ہے کہ وہ آیا تین مہینے تک ہم پر rule کیا۔ میں کہوں گا کہ امپورٹڈ وزیر اعظم آیا۔ ہم پر rule
 کیا۔ ہم پر تھوپنا گیا اور وہی خدا کی مہربانی سے ایکسپورٹ ہو کر واپس چلا گیا۔ میں سمجھتا ہوں ہم
 نے اپنے سیاسی رویے درست نہیں کئے۔ ہم نے اپنے سیاسی فیصلے آج بھی نہیں کئے۔ میں سمجھتا
 ہوں ہم نے وہ مثال قائم کی ہے۔ ہم نے اس امپورٹڈ وزیر اعظم کو مان کر وہ راہ کھولی ہے کہ
 کل اگر کوئی political crisis ہوتا ہے کل اگر کوئی ایسا تاریک موڑ دوبارہ آتا ہے تو میں سمجھتا
 ہوں جناب چیئرمین! ایک مرتبہ پھر ہم اسی طرح سے کسی امپورٹڈ آدمی کے سامنے مجبور ہوں گے
 کہ وہ آکر ہم پر rule کرے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کی خلاف ورزی تھی ایک غیر ملکی شہری
 کو یہاں وزیر اعظم بنایا گیا اور اس نے آتے ہی 'regardless of the conditions' کیونکہ ان کو
 تو کچھ حالات کا علم ہی نہیں تھا کیونکہ وہ ۴۰ سال سے تو باہر رہ رہے تھے۔ اس نے آتے ہی ایسے
 فیصلے کئے جس سے directly اس ملک کے عوام جو پہلے مہنگائی، اقرباء پروری اور غیر مستحکم سیاسی

حالات سے تنگ آچکے تھے متاثر ہوئے۔ آتے ہی اس نے پٹرولیم prices اور باقی کافی چیزوں کی قیمتیں بڑھائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کے عوام پر اتنا بوجھ ڈالا گیا ہے کہ وہ برداشت سے باہر ہو چکا ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی اس تقریر جس میں کہا گیا کہ law and order کی صورت حال اور economy کی صورت بہتر ہوگی۔ میں تھوڑی سی مثال دینا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! سندھ کے اندر ۱۹۹۲ء سے آرمی آپریشن چل رہا ہے ۱۹۹۲ء سے جناب چیئرمین! جہاں تک میرا علم ہے تقریباً دو ارب سالانہ خرچ ہو رہا ہے آرمی کے اوپر۔

جناب چیئرمین۔ یہ بھی آپ کے علم میں بات ہے کہ due to worst economic conditions ہم نے بہت بڑی heavy taxation کی ہوئی ہے۔ اگلیکچر سیکٹر کو لے لیں باقی اور سیکٹرز کو لے لیں ہر جگہ پر ہم نے heavy taxation کو ہوئی ہے۔ اور جناب چیئرمین! بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین! کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم سیاستدان اتنا فوج سے ڈرتے ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تاریخ کا اگر موازنہ کریں تو کئی سیاستدان فوج کے ہوتے پالش کرتے نظر آئیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی economic condition میں اس پر جتنا بوجھ ہے جس سے جہاں بارہ تیرہ کروڑ عوام پر directly taxation کر کے بوجھ ڈالا گیا ہے پٹرول کے ذریعے، prices کے ذریعے، آٹے اور گھی کے ذریعے، یہ سیاستدان اہل نہیں ہیں کہ وہ آرمی کو یہ کہہ سکیں کہ ہم آپ کے دفاع کا بجٹ cut کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ وہ وقت ہے کہ آرمی voluntarily national spirit میں آئے بڑے اور کہے کہ ہم تیار ہیں کی ڈیفنس بجٹ cut کرنے کے لئے کیونکہ آخر کار ہتھیار resources ہمارے پاس ہوں گے۔ جتنی اندسری آپ کے پاس تھی وہ بیچ باج کر اس ملک کو چلانے کی کوشش کی۔ اب کل کے لئے کچھ رہا ہی نہیں ہے میں سمجھتا ہوں۔ جس طرح سے ہم جا رہے ہیں۔ اگر ڈیفنس بجٹ دیکھ لیں جناب چیئرمین! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت ہم یہ afford ہی نہیں کر سکتے۔ اگر حکومت کی اس side پر اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ کھلے طور پر یہ بات کر سکیں تو پارلیمنٹ موجود ہے۔ اس کے اندر آکر بات کریں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو میں نے tremendous influence دیا کہ جس طرح سے آرمی کا historical background ہے۔۔۔۔۔ ہمارے پولیٹیکل سسٹم کے اوپر تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کوئی سیاستدان اتنا ہمت والا ہو جو انھ کو کہے کہ جی جس طرح سے عوام اپنا اپنا share ادا کر رہے ہیں اور جس طرح سے عوام اپنے اپنے

طور پر اس مسئلہ کا بوجھ برداشت کر رہے ہیں آئیے فوج بھی اس میں شامل کریں اور کیوں نہ اس وقت بیٹھ کر بات چیت کریں جو میں سمجھتا ہوں کہ ضروری اور نہایت ہی اہم ہے تاکہ کوئی سائیز ڈیفنس بحث کا مقرر ہو سکے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک سندھ کے اندر situation ہے میں صرف لاہ اینڈ آرڈر کے حوالے سے آپ کو یہ background دے رہا ہوں کہ دو ارب سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ سندھ حکومت کتنی ہے کہ ہم دیوالیہ ہو چکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سندھ کے عوام جس مصیبت میں تھے ۱۹۹۲ء تک اس میں بالکل فلور آف دی ہاؤس پر یہ بات مانتی چاہیے کہ اس حکومت نے یہ جو فیصلہ کیا کہ آرمی جا کر وہاں آپریشن کرے ہم نے اس وقت اس کو conditionally welcome کیا تھا چونکہ ہمیں کچھ خدشات تھے اور ان خدشات کو اگر آپ کو یاد ہو گا اسی فلور پر ایک موشن کے ذریعے ہم نے discuss کیا تھا کہ نڈو بہاول آتے ہی فوج نے سندھ کے اندر آتے ہی جو MRI کے خدشات تھے ایک مرتبہ نڈو بہاول incident کو جنم دیا۔ اور ابھی بھی وہ بات سندھ کے عوام پوچھتے ہیں ان لوگوں کو کیا ہوا کہ جن کو کورٹ مارشل کیا گیا۔ ابھی بھی سندھ کے عوام سمجھتے ہیں کہ شاید دوبارہ تیرہ بے گناہ آدمی مارے گئے ہیں ان کے قتلے میں جن کو کورٹ مارشل یا سزائے موت دی گئی تھی فوج اپنے ایک میجر کو بھی سزا دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات آن ریکارڈ لانی چاہیے کہ ان کا کیا ہوا؟ کیا ان کو سزا دی گئی یا نہیں دی گئی جن لوگوں نے جا کے بے گناہ لوگوں کو مارا اور پھر ان کو راکا اسبجٹ کہہ دیا؟ جناب چیئرمین! آج اگر دیکھیں آپ سندھ کے اندر تقریباً ۶ ڈویژن فوج موجود ہے۔ کارکردگی کے لحاظ سے کراچی سے لے کر کشمیر تک میں سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین! عام شہری کو تقریباً دو سو pickets سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ آرمی اور پیرا ملٹری فورسز کی pickets ہیں۔ اور دو سو pickets سے جب گزرتا ہے کوئی آدمی جناب چیئرمین اگر آپ بانی روڈ نور کریں سندھ کا تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ بسوں سے اترے ہوئے قطاروں میں کھڑے نظر آئیں گے۔ عورتوں تک کی search کی جاتی ہے۔ تو ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ ان دو سو pickets یہ اتنی بڑی heavy ہو contingent کی ہونی ہے آرمی کی شہروں سے گاڑیاں کس طرح اٹھتی ہیں؟ آج بھی لوگ اسلحہ کی نقل و حرکت کس طرح کرتے ہیں؟ آج بھی میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پرائم منسٹر کی اپنی constituency میں بھی عورتیں rape ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل کسی بھی طرح سے ٹھیک نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آسے جا کے آپ کو

بہت بڑا پولیٹیکل سلوشن دینا پڑے گا۔ یہ بات بار بار ہم کہتے رہے ہیں کہ یہ سلوشن نہیں ہے '۶' ڈوین فوج لگا دینا۔ آپ کو وہاں پر ایک political package دینا پڑے گا۔ اور economical condition وہاں بہتر بنانا پڑیں گی۔ آپ کو یہ علم ہو گا کہ اندرون سندھ کوئی انڈسٹری نہیں سوائے چند شوگر ملوں کے۔

جناب چیئرمین ! agriculture sector کی وہ حالت زار ہے کہ آپ کو اندازہ نہیں input prices output prices کو compare کریں مجھے تو لگتا ہے کہ عنقریب جو زمیندار طبقہ ہے وہ ہیک مانگنے پر مجبور ہو گا۔ کیونکہ اگر آپ دیکھیں تو آج ڈی اے پی (DAP) کی قیمت ۲۰۰ روپے تک پہنچ گئی ہے 'سرف ایک فرمیلاٹر کی۔ بہر حال رائس کی پرائس 'جناب چیئرمین' پہلے سال ۱۱۷ روپے تھی اور اس سال ۲۴ روپے ہے۔ جب اگلی مرتبہ ہم نے فلور آف دی ہاؤس پر یہ بات لانے کی کوشش کی تو گورنمنٹ نے کہا کہ ابھی فوڈ اینڈ ایگریکچر منسٹر موجود نہیں ہے اس لئے ایگریکچر پالیسی discuss نہیں ہو سکتی۔ چلیں خدا کی مہربانی ہے کہ فوڈ اینڈ ایگریکچر منسٹر تو بن گیا۔ باقی 'ایگریکچر والے پہلے تو ہم دعا کر رہے تھے کہ خدا کرے فصل رک جانے پانچ مچ ماہ تک تاکہ فوڈ اینڈ ایگریکچر منسٹر تو بن جائے۔ یہ anarchy کب تک Instable Market کب تک؟ آپ کو یہ اندازہ ہونا چاہیے کہ کل اگر یہ ایگریکچر سیکٹر affect ہوتا ہے 'جناب چیئرمین! تو یہ انتھوپیا جیسے حالات ہوں گے۔ اگر لوگ ایک فصل لگاتے ہیں 'اس کے اوپر محنت کرتے ہیں' اس کو اس کی پرائس نہیں ملے گی تو وہ کیا کریں گے؟ فصل اگانا بند کر دیں گے۔ اوپر سے بینک 'اور اسی فلور پر منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ زرعی بینک کا قرضہ تھا 'پالیس ہزار یا چار لاکھ' مجھے یاد نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے اسے گرفتار کیا گیا تھا۔ جناب چیئرمین! میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کے نوٹیفیکیشن کے مطابق دسمبر ۱۹۹۴ء تک ساری recovery چار اضلاع میں روکی گئی تھی۔ سندھ حکومت کا نوٹیفیکیشن ہے۔ پھر انہیں اضلاع میں آپ پڑھیں گے ہر روز گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ اور بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ پارٹی جب اپوزیشن میں رہے تو حکیم کرے کہ جس طرح پولیٹیکل victimisation باقی پارٹیاں کرتی ہیں ہم نہیں کریں گے۔ اور بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہی پارٹی جب اقتدار میں آتی ہے تو اتنی vague قسم کی political victimisation پر اتر آتی ہے۔ ہم نے آن ریکارڈ یہ باتیں لائی ہیں کہ جناب سندھ کے اندر 'باقی صوبوں کا مجھے پتہ نہیں ہے vast قسم کی political victimisation ہو رہی ہے۔

بھونٹے بھونٹے لوگوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ یعنی یہ تو میں سمجھتا ہوں۔ Constitution والی اسمبلی ہے Freedom of Constitution ہے۔ آرٹیکل ۴۰ کے اندر freedom of constitution کے تحت اگر آدمی اپنی اپنی سیاست independent سیاست کرنا چاہتا ہے تو اس کے اوپر بھونٹے cases۔ جناب اقبال حیدر صاحب موجود نہیں ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب گل کہہ رہے تھے کہ کوئی پولیس نہیں کھڑی کی گئی تھی۔ جب محدود ضیق الزمان نے بیان دیا کہ جی المرتضیٰ کے ارد گرد پولیس تھی۔ تو کہہ رہے تھے کہ جی کوئی پولیس نہیں تھی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ بب ہم لانگ مارچ کے دوران گرفتار ہوئے تھے کتنی پولیس تھی اس وقت گورنمنٹ نے فور پریکٹ کیا تھا کہ کوئی پولیس ہم نے نہیں کھڑی کی۔ تو یہ کہا تھا۔ عبداللہ شاہ صاحب کے موشن موجود ہیں جب ہم گرفتار ہونے لگے جیک آباد میں۔ اسی ہاؤس میں۔ آج وی چیف منسٹر تارخ کا بیر دکھانے کے آج وی چیف منسٹر جو یہاں privilege move کرتے تھے۔ آج ہم یہاں پر privilege move کر رہے ہیں۔ اور ہمیں وہاں hit کیا جا رہا ہے۔ جن کے بیان میں سمجھتا ہوں کہ حافظ حسین احمد صاحب نے move کئے ہوں گے۔ مندوخیل صاحب نے move کئے ہوں گے۔ باقی دوستوں نے move کئے ہوں گے۔ آج ہم کہاں جا رہے ہیں۔ یہاں ہم اکیسویں صدی میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک ہمیں اکٹھا رکھیں بالکل یہ بات ماننی چاہیے کہ ہم ختم ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف سے ہم نے جس طرح کہ پولیسنگ۔ اب دکھیں yellow cab scheme کو لے لیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ملک کی بہتری کے لئے کوئی scheme ہے۔ اس میں ہم بیٹھ کر آپس کی جو tremendous political charged polarization تھی situation تھی۔ اس کو جاری کریں۔ موٹر وے کا آپ نے دیکھ لیا کہ پشاور والا سیکشن جو بند کیا گیا ہے۔ جناب والا! میں نے موٹر وے کی مخالفت کی تھی۔ اس لئے مخالفت کی تھی ہم نے کہ ہم نے کہا تھا کہ جناب پہلے پتے پتے لنک روڈز ہیں باقی remote areas میں جتنے roads ہیں۔ ان کو ذرا upgrade کریں۔ کیونکہ ہمارا ایک غریب ملک ہے۔ آئندہ آگے جا کر پھر ہم اس کو بالکل بنائیں موٹر ویز دس دفعہ بنائیں بنانے چاہئیں موٹر ویز پر ایک سہولت ہے دینی چاہیے لیکن جو حالت زار تھی باقی روڈز کی۔ آپ نے نیشنل ہائی وے پر سفر کیا ہوگا۔ نیشنل ہائی وے پندرہ پندرہ بیس بیس میل ٹونا ہوا ہے۔ لنک روڈز کی حالت زار آپ نے دیکھی نہیں۔ بدین میں ٹھنڈے میں دادو میں آپ چلیں سندھ کے اندر باقی پنجاب میں یہ حالت ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ کہیں بھی مختلف

نہیں۔ فرنیئر، بلوچستان میں تو روزِزی نہیں ہیں۔ چلیں بلوچستان والوں کی جان بھٹوت گئی روزِزی نہیں ہیں۔ ہم شکایت کیا کریں۔ جناب چیئرمین میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو ایک ایسا نظام رائج کرنا پڑے گا۔ جو یہاں کے فیڈریشن کو، صوبوں کو مکمل طور پر اپنے فیصلے، اپنی اکانومی کرنے کا حق دے۔ میں سمجھتا ہوں کئی وزارتیں ایسی ہیں یہاں پر۔

جناب چیئر مین۔ wind-up کریں ذرا۔ ایک دو منٹ میں ختم کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب والا! میں نے تو ابھی شروع کیا ہے۔ زیادتی نہ کریں۔ مہربانی کر کے میرے تو کافی پوائنٹ ہیں جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے جناب چیئرمین! یہ ایک حقیقت ہے۔ اور سینٹ اس کی true representative صوبوں کی۔ جب ہم صوبوں کی بات کرتے ہیں کہ جی یہ صوبائی اختلافات ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ صوبوں کو autonomy دینے سے اس ملک میں کوئی بڑی قیامت نہیں آ جائے گی۔ ہم بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ کہہ دینا کہ ہم ضلع میں گورنر بنا رہے ہیں۔ یہ

۴۴

کہہ دینا کہ آج پیپلز پارٹی والے کہتے ہیں کہ ہم تو جی نیو سوشل کثریٹ ----- جناب چیز میں! میں پوچھنا چاہتا ہوں 'ان سے جنہوں نے نیو سوشل کثریٹ لکھا ہے۔ یہ نیو سوشل کثریٹ جو تھا کہ ہم نے PAP کے پلیٹ فارم سے ۱۹۷۹ء میں صوبوں کو چلانے کے لئے ایک نظام دیا تھا' اور نیو سوشل کثریٹ اس کے بالکل برعکس تھا۔ یہ unitary form of Government کی طرف جا رہے ہیں ہم پھر گورنر بنائیں گے directly اوپر سے ضلع میں اور وہ غائبگی کریں گے مرکز کی اور یہ نیو سوشل کثریٹ جو لا رہے ہیں' محترمہ جو لا رہی ہیں' یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ جناب چیز میں! اس کے علاوہ ۱۹۹۳ء میں جناب صدر کا جو الیکشن ہوا اس میں محترم صدر طارق لغاری صاحب جناب صدر مقرر ہونے اب سندھ کے اوپر دوسم کی یلغار ہے ایک تو لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے ماحد اللہ ممکن الفواج وہاں کافی موجود ہے پھر دوسری یلغار یہ ہوئی ہے کہ جناب صدر اور جناب چیف آف آرمی سٹاف ہر نمہ کو یا ہر ہفتہ کو وہاں پر تیر کا شکار کھیلتے ہیں' چلیں' اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ تیر اور وہ بے گناہ' وہ سندھی political activists جنہوں نے پیپلز پارٹی کو ووٹ نہیں دیا وہ اپنی جان بچانے کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں کیونکہ ان کو پولیس

ڈھونڈ رہی ہے اور تیر کو شکار کیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! شکار سے ہم منع نہیں کرتے لیکن ان جنگلات میں جو بند ہیں باقاعدہ لوگوں کے لئے، کھر صاحب بھی شکاری ہیں، دوست ہیں ہمارے، ہم بھی کرتے ہیں شکار کبھی کبھی لیکن جناب چیئرمین! جو areas بند ہیں ان کو ایک دن کے لئے کھول کر اور دو ہزار نفری ساتھ لے کر اس شکار کے خرچہ کا اندازہ لگایا ہے آپ نے۔ ایک تیر میرے خیال میں پچاس ہزار روپے کا پڑتا ہے اس قوم کو۔ دو دو ہیلی کاپٹر اور نیچے سے نفری جو آتی ہے بیوروکریٹس کی بے چاروں کی حالت خراب ہو جاتی ہے کبھی وہ زندگی میں ان کچی گراں میں نہیں جائیں گے اپنے انٹرنیشنل دفاتروں میں بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں وہ سیکرٹریز وہاں کھڑے ہونے ہیں اب یہ ان کا تو کام نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جناب فاروق احمد لغاری صاحب سے قوم توقع رکھتی ہے کہ وہ چوہدری فضل الہی کی طرح کے قیدی صدر نہ بنیں کہ جن کے لئے struggle کی گئی کہ چوہدری فضل الہی کو رہا کیا جائے اور ضیاء الحق کی طرح ظالم ڈکٹیٹر صدر نہ بنیں اور غلام اسحاق خان کی طرح اسمبلی کھانے والا صدر نہ بنیں ان تینوں سے مختلف جو ایک صدر کا رول ہے non-contravercial ہے اور true Head of the State ایک فیڈریشن کے Head of State کے طور پر ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ رول ادا کریں کیونکہ ابھی وہ رول ادا نہیں ہو رہا ہے، بلیں فروری میں خدا کی مہربانی سے شکار وغیرہ بند ہو جائیں گے پھر وہ ذرا فری ہو جائیں گے، پھر وہ اس پر توجہ دیں گے جو ہم معروضات پیش کر رہے ہیں کہ جناب

صدر-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اب میرے خیال میں کافی ہو گیا ہے شکار بھی ہو گیا۔ تیر بھی ہو گیا، میرے خیال میں wind up کریں پانچ منٹ اور دیتا ہوں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے ماٹا، اللہ تین مہینے میں جو ان کو کام سونپا گیا وہ کر کے دکھایا پہلا کام یہ سونپا گیا کہ نیو کلینر پروگرام کی actual پوزیشن کیا ہے، وہ ہمیں پتہ چلنا چاہیے۔ وہ جناب مونجو (Monjo) کو پتہ چل گیا اور اس نے آگے پاس کر دیا۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ زرعی ٹیکس کے لئے ہم تیار ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جو صنعتکار ہیں جس طرح سے ہم بنوارا کرتے ہیں۔ آدھا آدھا، وہ

بھی اگر آدھا آدھا بنوارہ کر لیں اپنی صنعت کا، منافع کا اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی طرح سے ہم، ہم تو ٹیکس بھر رہے ہیں ہمارے اوپر جو آئینہ پڑا ہے یا جو ٹیکس لگانے جاتے ہیں وہ تو ہم سے ریونیو کے طور پر وصول کیا جاتا ہے اگر ہم نہ ادا کریں تو ہم جیل میں چلے جائیں گے۔ یہ صنعتکار کہاں ادا کرتے ہیں۔ tax violation ہم کر رہے ہیں یا یہ کر رہے ہیں؟ جناب چیئرمین! میں درخواست کرتا ہوں کہ agriculture سیکٹر کے اوپر خدا کے واسطے توجہ دی جانے ورنہ یہ ملک استعمیاری بن جانے گا۔ اتنا بڑا chaos ہو گا اس ملک میں، پھر جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اس کے علاوہ کیونکہ آج کل ٹی وی پر بڑے بڑے چرچے چل رہے ہیں عوامی حکومت کے سو دن، پندرہ دفعہ تو ہم نے دیکھا ہے، جناب سو دن تو گزر گئے، ہم سندھی میں کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اب ترجمہ اس کا اردو میں کرنا پڑے گا، میں سمجھتا ہوں کھر صاحب سمجھ گئے ہوں گے تھوڑی بہت، اب وہ بھی ختم ہو گئے ۹۰ دن، اب کوئی فیصلہ کریں، اس ملک میں جو آپ نے اپوزیشن کے اندر commitments کی تھیں، اب آپ کو موقع ملا ہے مہربانی کر کے اس پر عمل کریں، اس وقت تو میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت سو دن میں سوائے اس کے کہ۔۔۔۔۔۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ المرتضیٰ کے اندر۔۔۔۔۔۔ مخدوم ضیق الزمان نے بھی یہ بات کی ہے یہ۔۔۔۔۔۔ المرتضیٰ کے اندر کہا گیا ہے کہ یہ راہ کے ایجنٹ تھے۔

جناب چیئرمین! اب بات جو قابل غور ہے میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر المرتضیٰ کے اندر راہ کے ایجنٹ تھے اور وہ کل کے پیپلز پارٹی کے activists نہیں تھے تو یہ بڑی serious situation ہے کیونکہ سریش کمار اور باقی جو لوگ ہیں ۸۶ کی ایم آر ڈی تحریک میں، اگر آپ کہیں تو ہم اخبارات کی کلنگ لا کر سامنے پیش کریں گے ۸۶ کی ایم آر ڈی تحریک میں سریش کمار اور باقی لوگ جن کو آج راہ کے ایجنٹ کہا جاتا ہے وہ باقاعدہ ایک political activists کے طور پر جیل میں گئے تھے پیپلز پارٹی کی behalf پر۔ اور یہ کہہ دینا کہ جہاں پران کی former chairperson موجود تھی اور اس کی موجودگی میں راہ کے ایجنٹ اندر موجود تھے تو پھر جناب چیئرمین! میں یہ بات directly پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر راہ کے ایجنٹ ایک پارٹی کے اندر موجود ہیں، اور وہ پارٹی اقتدار میں آتی ہے، اس پارٹی کو اقتدار میں لانے کے لئے عوام کہتے ہیں کہ چیف آف آرمی سٹاف کا بہت بڑا رول ہے، تو پھر چیف آف آرمی سٹاف سے یہ بات پوچھنی چاہیے کہ جناب یہ راہ کے ایجنٹ کے بارے میں کیا آپ کو بھی علم تھا؟ اس کا کیا آپ کو بھی علم تھا کہ

راء کے ایجنٹ موجود ہیں اور آپ نے باوجود اس کے اگر اقتدار میں لانے کو کوشش کی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ راء کے ایجنٹوں کی فہرست بہت لمبی اور طویل ہو گی۔ ابھی تک تو آپ نے دیکھا ہو گا۔ ہمارے پورے historical aspect پر دیکھ لیں تو ابھی تک ہم نے اسمبلیں بلوائیں ہیں ابھی تک ہمارے ایک sitting President کا air crash ہو گیا۔ میں اس کی فلوپر مخالفت کر چکا ہوں اور میں نے یہ بھی کہا تھا جناب چیئرمین! کہ وہ ایک terrorism کے ذریعے آنے اور terrorism کے ذریعے ختم ہونے، لیکن ہماری security agencies جن کا کوئی ۱۶، ۱۷ ہزار کروڑ بجٹ ہے، ہمارے پورے بجٹ کا کوئی ۸۲ فیصد ڈیفنس کے اوپر directly اور indirectly خرچ ہوتا ہے۔ ایک جنگ لڑی اس میں بھی ہم نے آدھا ملک گنوا یا اور شدہ اکارڈ (Simla accord) کر کے ہم نے باقی زمین واپس لی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین! کہ accountability کا process شروع ہونا چاہیے لیکن حکمران جماعت پہلے اپنے آپ سے شروع کرے۔ حکمران جماعت اپنے assets declare کروانے، اپنے وزیروں کے assets declare کروانے اور جو ان کے اوپر الزامات لگانے جا رہے ہیں یعنی کانن کے اوپر کہ جی کانن کے اندر bungling ہوتی ہے، Rice Export Corporation کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ 4.5 ملین ٹن one go میں پلے گئے ہیں، یا float ہونے ہیں مینڈرز اس کے، اسی طرح سے باقی الزامات آرہے ہیں کہ illegal loans----- اور کل جو سنیٹ بینک والا معاملہ تھا جناب چیئرمین! وہ آپ کے علم میں ہے کہ وہ کس طرح آیا کہا جاتا ہے کہ مہران بینک کو 130 ملین روپے کا جو penalise کیا تھا سنیٹ بینک نے وہ اس سلسلے میں گورنر سنیٹ بینک کو کہا گیا کہ وہ اس کو معاف کر دے کہتے ہیں کہ وہاں پر کوئی فوڑی نام کا آدمی ہے، بڑا مشہور و معروف ہے، اس کو وہاں ڈائریکٹر لگایا گیا ہے اس کے بعد یہ مہربانیاں مہران بینک میں شروع ہوئی ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرپشن اس ملک میں systemise ہوتی جا رہی ہے اس کو خدا کے واسطے ختم کرنے کے لئے آگے بڑھیں، کرپشن کو ختم کرنا اگر یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں اور ہم اس طرح سے continue کریں گے پھر ہم میں اور ساؤتھ امریکن کے جو ملک ہیں پانامہ وغیرہ اس میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ ہم بھی پھر فری فار آل ہیں، پھر یہ جو ہمارے سسٹم ہیں اور جو ہمارے ادارے ہیں یہ کچھ بھی نہیں پلے گا۔ جناب چیئرمین! نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم کسی ایسے بڑے crisis میں پلے جائیں گے کہ جہاں سے لوٹنا مشکل ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ جناب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیمبریں! میں آخری ایک منٹ میں ختم کرتا۔

جناب چیئر مین۔ دیکھیں نا! آپ نے بہت وقت لے لیا۔ اس طرح سے تو مشکل

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ ایک منٹ جناب چیئرمین! ہم نے کتیمیر کا آج کل بڑا۔۔۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ کتیمیر کے اندر 'ہندوستان کے اندر ہیومن رائٹس کی violation ہے جہاں مظلوم بے گناہ لوگوں پر جو atrocities ہو رہی ہیں کسی بھی درجے سے کم نہیں ہے لیکن جناب چیئرمین! سندھ کے اندر بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہیومن رائٹس کی violation جو ہے وہ اسی نچ پر ہے، کم نہیں ہے، اسی طرح سے یہ ریپ cases ہو رہے ہیں یہاں fully law enforcement forces کی custody کے اندر لوگوں کی موت واقع ہونا جناب چیئرمین! کئی نام موجود ہیں فہرست میں اگر آپ حکم کریں تو میں آپ کو پڑھ کر سناؤں۔

جناب چیئر مین۔ نہیں، پھر پڑھ دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ کئی بے گناہ لوگ law enforcement والوں کی custody میں مارے گئے ہیں اور آج بھی کئی بے گناہ لوگ جیلوں میں وہاں پر سڑ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین! اس حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ سندھ کے اندر پولیشل بیکج دے کر آرمی کو وہاں سے withdraw کرانے کیونکہ Army is not a solution for a province جس Province میں میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے دیکھ لیا، پچھلے دھائی تین سال میں ابھی تک وہ سوانے اس کے کہ دو ارب روپے کے پٹرول چارجز اور باقی چارجز چل رہے ہیں اس کے علاوہ آرمی کچھ نہیں کر سکی ہے میں آخر میں اپنی incomplete تقریر بھڑکتا ہوں۔

Mr. Chairman : Mr. Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani : Thank you , Mr.Chairman. I will try and complete my speech within your stipulated time. Sir, I intend to bifurcate my

speech into two portions. The first portion would deal essentially with the Address of the President and in the second part I would try and cover the false malicious, falacious and malafide allegations that have been levelled against the Government of Pakistan, the Pakistan People's Party's government and the party itself. To begin with, Sir, according to me the address of the President can be divided according to the order of priority into the following categories:-

- a) free and fair election and the mandate that follows thereof;
 - b) to strengthen democracy and democratic Institutions; the Rule of Law and the supremacy of the Constitution;
 - c) Constitutional amendments;
 - d) the question of provincial autonomy;
 - e) the end of confrontation between the Government and the Opposition; and better relations thereof;
 - f) the Prime Minister's speech;
 - g) Economic Policy;
 - h) Agriculture;
 - i) the new social contract;
- and finally the question of the foreign policy.

To start of Sir, as far as the question of free and fair elections is concerned and as very aptly and rightly observed by the President in his address, there is little ambiguity as to the fairness of these elections that have just been concluded. Here I would like to add that apart from the fact that national observers and public opinion support this statement of the President there were international observers who were present here during the period of elections and the campaign and they have also substantiated this statement of the President. It

is most unfortunate that immediately after the elections, an attempt was made by particular political party in which a campaign was started that the elections have been rigged, that the elections were unfair, but then since those arguments lacked the force of reality, since those arguments lacked in conviction and were not backed up by any concrete evidence, therefore, they were unable to gain any grounds before the people of Pakistan because, I further substantiate my point by saying that, had there been any substance, had there been any concrete evidence to the contrary than, we would have found that the Election Commission would have been flooded with the election petitions saying that the elections in Constituency 'A' or elections in Constituency 'B' have been rigged, but we found that no such petitions with the exception of the few which are the normal matter of routine have been filed. I would further say Sir, that it goes to the credit of this Government that subsequent to the General Elections even the By-elections that were held under the Government of the Pakistan People's Party, these By-elections were also fair and free. Unlike Sir here I would draw a parallel because a lot has been said and I shall come to it later. On the question of Sindh but is most unfortunate that at that time this question was not raised on the floor of this August House when elections in Thatta, Jacobabad and Sanghar were held where international observers, teams of international observers have held that rigging to an unparalleled extent has taken place; where women polling agents of the Pakistan People's Party were subjected to humiliation, where workers of the Pakistan People's Party and even the leader of the opposition were arrested and prevented from going to the Polling Stations. I have brought this out just to bring about a distinction in the roles of the two governments of holding By-elections under their own guises. Sir, in connection with the

elections it has also been said on the floor of this House that a particular political party was under the pressure of the case of General Asif Nawaz, but I would like to say here that the pressure was not created by the Pakistan people's Party if there were certain amount of mis-understandings between the party and the General that was a matter of general public knowledge, I would like to remind them that in 1990 when the Government of the Pakistan People's Party was removed and elections had been called, what was the state of affairs at that time? The state at that time was Sir, that the Co-chairperson of the Pakistan People's Party at that time, now the Prime Minister of Pakistan, Mohtarma Benazir Bhutto, references through the length and breadth the country had been filed against her simply to prevent her from taking part in the elections campaign and to divide her attention between the legal process and the political process. Therefore, Sir it would not be correct to close our eyes to history. As far as Sir, the question of strengthening the democracy and the democratic institutions, the rule of law, the supremacy of the Constitution and the Constitutional amendment is concerned, I would like to say that historically and I am borne out by fact that the Pakistan People's Party from its every inception has struggled within Constitutional limits, has struggled within the norms of law and here I would like to take you a little into history-----

کہ جناب جس وقت شہید ذوالفقار علی بھٹو پر لاسور ہائی کورٹ اور اس کے بعد اسلام آباد میں سپریم کورٹ میں مقدمات چل رہے تھے تو اس دور میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے قانون کا دائرہ اختیار اور آئینی جنگ کو پس پشت نہیں رکھا۔ بلکہ انہوں نے اولین ترجیح اسی کو دی۔ اس کے بعد مارشل لا کے طویل ترین دور کے اندر اور میں یہاں یہ بات اس غلوں کے اوپر کہنا چاہتا ہوں کہ ضیاء الحق کا مارشل لا میں پاکستان پیپلز پارٹی اور دوسرے سیاسی کارکنوں پر جو علم اور تشدد کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مثال شاید اس Sub-continent کی تاریخ میں نہیں ملے

گی۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان پیپلز پارٹی نے اس سسٹم کے اندر رستے ہونے، قانونی جدوجہد کو آگے بڑھاتے ہوئے، آئین کے Parameters کے اندر، جو بھی منحہ شدہ آئین اس وقت تھا، اس کے Parameters کے اندر رستے ہوئے، اپنی جدوجہد کو آگے بڑھایا ورنہ جناب والا! کوئی مشکل بات نہیں تھی کہ جس وقت محترمہ لندن سے جلاوطنی کی زندگی گزار کر لاہور کے ہوئی اڈے پر آئیں اگر اس وقت اس جم غفیر کو کسی اور شکل میں تبدیل کر دیا جاتا تو کیا صورت حال بنتی؟ لیکن پاکستان پیپلز پارٹی نے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے یہ سمجھا کہ یہ اس وقت ملکی حالات کیلئے مناسب نہیں ہو گا۔ لہذا ہم نے اس دور کے اندر بھی اپنی آئینی جدوجہد کو آگے بڑھایا اور بالآخر فتح پاکستان کے غریب عوام، مظلوم، پے ہوئے عوام کی ہوئی۔

جناب اس کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کو بغیر کسی جواز کے، بغیر کسی آئینی جواز کے ہٹا دیا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی کی اس وقت کی چیئر پرسن پر پورے ملک کے اندر references دائر کئے جاتے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی باقی قیادت کے اوپر بھی references دائر کئے جاتے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکروں کو جیلوں کے اندر ٹھونسا جاتا ہے اور سندھ کے اندر جام صادق علی کا راج نافذ کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی پاکستان پیپلز پارٹی نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ نہیں الیکشن میں ہم حصہ لیں گے۔ الیکشن کے اندر دھاندلی ہوتی ہے اور دھاندلی بھی ایسی کہ یہ بات صرف ہم نہیں کہتے لیکن انٹرنیشنل observers, NAI اور دوسری ٹیمیں جو فرانس سے آئیں تھیں وہ بھی کہتی ہیں کہ جی ہاں الیکشن کے اندر دھاندلی ہوئی اور پھر سب سے بڑا ثبوت کہ ان کے اپنے اتحادیوں نے بعد میں statements میں کہا کہ جی ہاں ۹۰ کے الیکشن میں دھاندلی ہوئی لیکن اس کے باوجود پاکستان پیپلز پارٹی نے یہ بات کسی کہ ہم ملک کے اندر جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے، ہم ملک کے اندر جمہوری اداروں کو مستحکم کرنے کے لئے اہم ملک کے اندر آئین کی عکرائی کو قائم اور دائم رکھنے کے لئے، ان تمام چیزوں کے باوجود اسمبلیوں میں جا کر بیٹھیں گے اور اپنا جو حزب اختلاف کا کردار ہے اسے ادا کریں گے۔ جناب پاکستان پیپلز پارٹی وہ واحد پارٹی ہے جس نے آج دن تک اپنے اوپر اور اپنی قیادت کے اوپر تو مصیبتیں برداشت کیں لیکن آئین اور قانون کا راستہ اس نے ترک نہیں کیا اور اس کے برعکس سر افسوس کے ساتھ کسنا پڑتا ہے کہ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ نیشنل اسمبلی کے اندر، بارہ مٹوں کے اندر Constitutional amendments بھی پاس کی جاتی ہیں۔

دوسرے واقعات جو ابھی ہوئے نہیں ان پر سب کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن یہ بھی تاریخ کا ایک حصہ ہے جہاں تک سر

The constitutional amendment is concerned from 1990, the Pakistan People's Party, it is on record, have said that we were ready to sit with the then Government to do away with the 8th Amendment but since it did not suit the rulers of that time, therefore, all these efforts, all these offers of the Pakistan People's Party and its leadership were spurned. They were not given any heed to. On the contrary, when due to political expediency it suited them they made a half-hearted attempt and what came out of that attempt? At that time they said that we are willing. Had our government been in power it would have only taken us a minute to have had the women seats restored. Their manifesto speaks of the restoration of women's seats. They publicly are committed to the restoration of women's seats but what happens when a Bill is introduced in the National Assembly? they resile from that position. They withdraw from that position. Why do they withdraw? So that the credit does not go to the Pakistan People's Party. It is not a question of credit. We are not hankering for credit. We want institutions to flourish. We have given our sweat. We have given our life. We have given our blood. We have given our flesh for these institutions. We want them to flourish. We want you to be apart in that. We would have given you an equal amount of share in the credit. We are not like you. We do not hanker for credit because we know that when we go to the final judges who are the people of this country, who are the masters of their destiny, when we go to them in the General Elections, they will give their verdict and that will be the final credit. But they resiled from that position. They moved back from that position and the scheme that they come up with, forty constituencies throughout the length and breadth

of the country will tantamount to mean that working women, women belonging to the middle class, professional women are denied the right of representation in either the Senate or the National Assembly. As far as the 8th Amendment is concerned, our commitment is there and that is why you have seen, Mr. Chairman, Sir, that the moment the Government of the People's Party came into power, a committee had been formed to go into the 8th Amendment and to suggest ways and means for bringing about an end to that amendment and we are also on record to have said that we will be taking the Opposition into confidence on this. Now Sir, I come to the question of provincial autonomy.

A lot has been said on the question of provincial autonomy but here I would say that again it was the government of the Pakistan People's Party which, by way of the 1973 Constitution, attempted to tackle the thorny issue of provincial autonomy and it was able to achieve consensus of such a degree that leaders of the stature of Mr. Wali Khan, Mr. Bizenjo, Mr. Mangal, Prof. Ghafoor, Maulana Noorani and all shades signed that document. Today, from this August floor when the honourable members of the ANP talk of provincial autonomy, I have respect for them Sir, because they have a history of struggle. They have a history. It is different that now for the time being, they may have resiled from that position. But, nevertheless, their history demands that one gives them respect for their conviction but when Sir, others talk about provincial autonomy I am forced to go back into the pages of history because they must not forget that the future and the present cannot be detached from history and particularly, so in politics. I am reminded of the time when they, for reasons of political expediency, for reasons to destabilise the Government, for reasons to rock about the federation, raised the question of nationalism in Punjab, raised the question of

provincial autonomy and went to the extent that officers who under the constitution were allowed to be appointed by the Federal Government were refused to take offices, who went to the extent that directives of the Federal Government as laid down under the Constitution were flouted and violated; who went to the extent of creating a bank that was free from the exercise of control of the State Bank of Pakistan; who went to the extent that they spoke about taking over the distribution of electricity; who went to the extent that they spoke about setting up an independent television station. This was the extent of their slogan of provincial autonomy. This was their commitment to the people of Punjab, because that was their bastion of power. But what happened when they came to the Federal Government only with the lapse of about 10 to 15 days? The intervening period, the transitional period, when they came to the Federal Government, all of this, Sir, went to the winds. Then there was no talk of provincial autonomy for Punjab. Then there was no talk of provincial autonomy for Sindh. Then there was no talk of provincial autonomy for NWFP. This is the record. This is history and I state this from the floor of this House and I stand to be corrected or contradicted on these facts. If Punjab was so dear to them then I would ask them Sir, that for 11 long years you held the reins of office in Punjab

لیکن آپ نے پنجاب کی پنجابی زبان کے لئے، اپنے پنجاب کی ثقافت اور کچھ کے لئے اس ۱۱ سال کے دور میں کیا کیا؟ ایک قدم آپ بتائیں یا ایک آدھ اقدام بتائیں اپنی حکومت کا۔ یہ پنجاب کے عوام کے ساتھ سب سے بڑا دھوکا ہے اور اس کا مثبت جواب پنجاب کے عوام نے انتخابات کے اندر دیا۔ جناب، جہاں تک آپ کی تقریر میں policy of confrontation کا تعلق ہے تو وزیر اعظم صاحبہ کی ابتدائی تقریر جو انہوں نے قومی اسمبلی کی فلور پر کی تھی۔ اس میں انہوں نے اپوزیشن کو تعاون کی -----

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani: Hoti Sahib, I am thankful to you for reminding me of the 20 minutes but other speakers have spoken for a longer period. I know reality is always hard to swallow.

ابھی اس وقت انہوں نے تعاون کی پیشکش کی اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی تعاون کی پیشکش کو آسے بڑھانے کی بات کی۔ لیکن افسوس کہ اس کے بعد اپوزیشن کے قول اور فعل میں تضاد رہا اور وہ تضاد آج دن تک موجود ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی حکومت شروع دن سے آج تک یہ بات کہتی ہے کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں ہم politics of confrontation کو ہم politics of opposition کو ختم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اگر اس ملک کو آسے بڑھنا ہے، اگر اس ملک کے اندر سیاسی استحکام پیدا ہونا ہے، اگر اس ملک کے اندر معاشی استحکام پیدا ہونا ہے، اگر یہاں کے غریب لوگوں کے لئے کوئی ترقی کی راہ بنے گی، تو وہ صرف اور صرف اس وقت بنے گی جب محاذ آرائی کی سیاست ختم ہو گی اور اس میں جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ

I would like to quote and I think that is what the Pakistan People's Party believes in, the late President John F. Kennedy said that "we never fear to negotiate but we never negotiate out of fear".

Mr. Chairman: Please wind up.

Mian Raza Rabbani: Yes Sir, I will take just five minutes. Sir, as far as the speech of Prime Minister was concerned, I would just like to add, Sir, that as very rightly pointed out in the Presidential address it dealt with the question of co-operation with the opposition, another offer was made and at the same time, there has been a lot of criticism on the term reform and they have said that we do not understand the meaning of a Government of reform. I would not like to dilate on this for long as I am under the guillotine of time but I would just like to say that those who are the defenders and preservers of the status

quo can never understand the meaning of reform, of liberalisation, of progress and prosperity. A lot again, Sir, has been said of the in-action of the Government since it took office. Here, I would like to bring on record of this honourable House that three Task Forces have been established to go into various important sectors: the social sector, the sector on social security and a Task Force for labour. On the 18th of November 1993, that was the 19th day in power, the Government announced a plan to train 10,000 educated unemployed youth here. The Government has also agreed to a policy, for the first time in this country, on an unemployment scheme for the unemployed labour. On the 41th day of power, the Government announced the scheme for utility medical stores throughout the country. Then, on the 6th and 7th December, 1993, the Government announced the revival of People's Works Programme and a package for the Co-operative victims-pensioners, women, old people who had been deprived of their savings. A comprehensive programme for their compensation was announced along with the formation of a committee for the Taj Company affectees and others.

In the past Sir, rupees 30 per year per Pakistani was spent on health care and rupees 170 for education. The Prime Minister on taking office has announced to increase the allocation for health by 40 per cent and for education by 70 per cent. Now Sir, as I promised, I would just wind up in the next two to three minutes by simply saying that even on the economic side the achievements of the Government are out mean by any standard. I would like here to draw your attention to two or three main points and that is the announcement of an eight point agenda which includes No. (1) reduction of budget deficit, controlling inflation and unemployment. No. (2) human resource development. No. (3) agricultural development projects. No. (4) energy. No. (5) mother and child

projects. No. (6) human rights, No. (7) drugs control and No. (8) breaking of international isolation.

Then there is also the matter of recovery of loans, recovery of taxes but as I said, since I am under constraint of time and there are two or three essential other points that I would like to take up before I thank you for being so indulgent, that is the question of foreign affair. You would recollect Sir, that before the Pakistan People's Party came into office, the State was facing a situation where it was about to be declared a terrorist State. Pakistan was under isolation. There was a stage when high officials of the Government of Pakistan would meet Indian functionaries or their equivalent counterparts with hands bound before them. The question of Kashmir was on the back burner of the stove but with the induction of the Government of the Pakistan People's Party and the imaginative foreign policy of Prime Minister, Benazir Bhutto today the situation is that Pakistan has been able to break the shackles of international isolation. Today, Pakistan has once again brought to the forefront the indigenous struggle of the people of Jammu and Kashmir. Today, Pakistan has been able to highlight the brutal killings, the massacre, the suppression, the rape, the massacre of the men, women and children in the held State of Jammu and Kashmir. Today, the international press, the international public opinion and leaders and world countries are supporting Pakistan and the just cause of the people of Jammu and Kashmir. Today, it is due to the efforts of this Government that even countries like Russia have changed their stance towards the struggle of the people of Jammu and Kashmir. In the end Sir, I would just like to say:

کہ آج بڑی خوشی ہوئی اس بات کو دیکھ کر او اس بات کو سن کر کہ اس ایوان میں کسی نے سندھ کی بات کی اور کسی نے سندھ کی بات ہونے دی اور کسی نے سندھ کی بات سنی۔ آج سندھ کی

جو تصویر پیش کی گئی کاش اس وقت کے ہمارے سینئرز کو اجازت ملتی کہ وہ بھی سندھ کی بات کریں، کاش اس وقت بھی کوئی ان کو سننے والا اس ایوان میں موجود ہوتا جب سندھ کے اندر بسنے والے غریب اور غیور عوام، سندھ میں بسنے والی میری معصوم بہنوں اور بچیوں کی عزت و آبرو کے ساتھ جام صادق علی اور مظفر حسین شاہ کی حکومت کھیل رہی تھی۔ جس وقت سندھ کے اندر سندھ سے منتخب ہونے والے ارکان اسمبلی چاہے ان کا تعلق سینٹ سے ہو، چاہے ان کا تعلق قومی اسمبلی سے ہو، چاہے ان کا تعلق صوبائی اسمبلی سے ہو، چاہے ان کا تعلق کسی لوکل کونسل سے ہو، ان سے کہا جاتا تھا کہ صرف اس بنیاد پر کہ چونکہ تمہارا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔ اس لئے تمہارے ساتھ سندھ کے اندر تیسرے درجے کے شہری سے بھی بدتر سلوک کیا جائے گا۔ آج جو میں بات کہہ رہا ہوں وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ سندھ کے M.P.As کو اس ایوان کے الیکشن کے لئے اغوا کیا گیا۔ اس وقت اس ایوان کی conscience نہیں جاگی۔ آج اس ایوان کے اندر democratic rights کی بات کی جاتی ہے۔ آج اس ایوان کے اندر provincial autonomy کی بات کی جاتی ہے لیکن اس وقت کسی کے کان پر جوں نہیں رہتی جب دو ممبروں کی majority کے ساتھ Horse trading کر کے سندھ کے اندر ایک لولی لنگڑی حکومت کو قائم رکھا گیا۔ اس وقت اس ایوان کے اندر کسی پر رزہ نہیں طاری ہوا۔ جب کراچی کے اندر CIA سنٹر میں پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والی ماؤں اور بیٹیوں کی حرماتوں کو پامال کیا گیا۔ آج یہاں پر سندھ کی بات کی جاتی ہے۔ آج یہاں پر کہا جاتا ہے کہ تیز اور انسان برابر ہیں۔ جناب تیز اور انسان کی بات آپ کر سکتے ہیں چونکہ آپ ---- اب میں کہنا نہیں چاہتا لیکن جو persecution سندھ کے عوام کی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ کسی اور کی نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس فلور کے اوپر اس بات کو علی الاعلان کہتا ہوں کہ اس کے باوجود سندھ کے عوام اتنے ہی خواہش مند ہیں جتنا کسی اور صوبے کے عوام خواہش مند ہیں کہ وفاق انتہائی مضبوط رہے۔ میں آخر میں جناب! آپ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ

you were patient and indulgent to me, I thank to you.

Mr. Chairman: Manzoor Gichki Sahib, I think he is the last speaker on the President's Address.

اس کے بعد ملک قاسم صاحب کو پیغام پہنچا دیں۔ so that he can come in and wind up.

جناب منظور احمد گچکی۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آپ نے مجھے موقع دیا ہے تاکہ میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ جناب والا! ایک رزم ہے کہ ملک کے سربراہ کی حیثیت سے ہمیشہ President دونوں ایوانوں کے سامنے اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ تقریر ہمیشہ گورنمنٹ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس میں President تھوڑی بہت Amendment کرے۔ جناب چیئرمین! اس دن آپ کی تقریر آپ کی تھی یا دی گئی تھی؟

جناب چیئرمین۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

جناب منظور احمد گچکی۔ بہر حال ادائیگی بہت خوبصورت تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ جس confidence کے ساتھ آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس وقت بھی میں سمجھتا ہوں کہ بہت کم لوگوں نے شاید اس انداز میں اپنے opinion کو پیش کیا۔ جناب چیئرمین! اس تقریر میں کافی سے زیادہ نصیحتیں تھیں، اور میں آپ کے ہی ان الفاظ کو یہاں دہراتا ہوں۔ اس کے بعد اپنی باقی تقریر کو آسمے لے جاؤں گا۔ جناب چیئرمین! آپ نے اس تقریر میں ایک جگہ پر یہ فرمایا کہ "جمہوریت کے مستقبل کے بارے میں اندیشوں کو دور کرنے اور جمہوری نظام پر قوم کے اعتماد کو مضبوط بنانے کے سلسلے میں اس معزز ایوان پر ماضی کے مطالبے میں کہیں زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس ایوان کے ہر رکن کو اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ یہ ایوان جو ہمارے جمہوری نظام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، آئین کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی کے مسئلہ اصولوں کا نگہبان بھی ہے۔" جناب والا! آپ نے یا صدر صاحب نے کوشش یہ کی کہ نئے آنے والے اراکین کو بتائیں کہ پاکستان کا مستقبل جمہوریت کے ساتھ وابستہ ہے اور جو غیر جمہوری انداز اور طریقے اپنا لے گئے تھے یا اپنانے جا رہے ہیں اس سے پاکستان کے مستقبل کو خطرہ لاحق ہوگا۔

جناب چیئرمین! یہ آپ کی تقریر تو ایسی ہی تھی کہ

میں برہنہ سر سیر کی آرزو کرتا رہا

حب کی عمریاں تنج میرے سر پر لہراتی رہی

جناب چیئرمین! اس کے بعد جو طریقے اور طریقے اختیار کئے گئے، میں سمجھتا ہوں کہ

جمہوریت کے لئے آگے چل کر زیادہ نقصان دہ ثابت ہوئے۔ جناب والا! پاکستان جن ارضوں

کے لئے حاصل کیا گیا، اس کا پہلا نمبر جمہوریت اور جمہوری بقا کا درس دیتا ہے۔ یعنی پوائنٹ ۱۔ جناب چیئرمین! اس ملک میں اقتدار کے بحکوکوں نے جمہوریت کو جس طریقے پامال سے کیا، میں سمجھتا ہوں کہ شاید تاریخ میں وہ اچھے الفاظ سے نوازے نہیں جائیں گے۔ جناب چیئرمین! شروع سے لے کر ۷۰ء تک، یا اس کے بعد بھی ہم نے دیکھا کہ پاکستان میں سازشی ٹولے نے اور اس کے بعد مسلسل مارشل لا، حکومتوں نے اس ملک کے نظام کو ہمیشہ کے لئے درہم برہم کر کے رکھ دیا۔ آج چالیس سال کے بعد ہم یہ کہتے ہیں کہ 'جب ہم یہ سبق دیتے ہیں کہ جمہوریت کو اس طریقے سے چننا چاہیئے، جمہوریت کو اس طریقے سے چننا چاہیئے' تو یہ میرے خیال میں بہت زیادتی ہو گی کہ چالیس پینتالیس سال کے بعد بھی ہم یہ درس دینے لگیں۔ اس کی ضرورت اس لئے پڑی کہ اس ملک میں جمہوریت کے لئے جن لوگوں نے جدوجہد کی وہ اس ملک کے وارث نہ بن سکے۔ کسی دوست نے ابھی آواز دے کر کہا کہ کون سی جمہوریت۔ جناب والا! جمہوریت کا لفظ آپ کیا جانیں، وہ ایک مشہور شعر ہے۔

کہ اب ان سے تذکرہ بجز یار کیا کیجیئے

نہ جن کا یار گیا ہے نہ جن کا پیار گیا ہے

جناب چیئرمین! جنہوں نے جمہوریت کے لئے تین دن بھی محنت نہیں کی، جنہوں نے جمہوریت کے لئے ۱۰ دن بھی جیل نہیں کاٹی، جنہوں نے جمہوریت کے لئے تکالیف برداشت نہیں کی ہیں، جو ہمیشہ ان غیر جمہوری قوتوں کی پیداوار رہے ہیں، وہ کیا جانے جمہوریت کیا ہوتی ہے اور جمہوریت کو کس طریقے سے چلایا جاتا ہے؟ پوچھ لیں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ان لوگوں سے جنہوں نے تعدد بھی برداشت کئے، جنہوں نے جیلیں کاٹیں، جو در بدر رہے، جو وطن سے دور رہے۔ ان سے پوچھیں کہ جمہوریت کیا ہوتی ہے؟ یہ لوگ جو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر نامزد ہو کر اسمبلیوں میں آئے وہ جمہوریت کو کیا سمجھتے ہیں؟ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ میں انہیں جانتا ہوں کہ جمہوریت کیا ہوتی ہے؟ جمہوریت صرف الیکشن کو نہیں کہتے کہ دو پارٹی کے الیکشن ہونے تین پارٹی کے الیکشن ہونے یہ اس کے component ضرور ہیں لیکن یہ ایک مکمل بنیادی حقوق کا پیچ ڈیل ہوتی ہے اس میں عوام کے درمیان برابری فرقوں کے درمیان برابری اس ملک میں بسنے والی قوتوں کے درمیان برابری ہوتی ہے۔ جمہوریت صرف ایک الیکشن کو نہیں کہا جاتا ہے یہ ایک بہت بڑی relative terminology ہے اگر جمہوریت میں الیکشن ہوتے ہیں اور مزدور کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں تو وہ جمہوریت نہیں ہوتی

ہے۔ اگر کسان کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں وہ جمہوریت نہیں ہوتی۔ جناب چیئرمین! جمہوریت کا ایک کچھ ہوتا ہے جو میرے بہت سے دوست اسمبلی کے اندر چیتے ہیں اور اس اسمبلی کے اندر اس کچھ سے وہ قطعاً ناواقف ہیں اس میں برداشت ہوتی ہے اگر آپ کا مخالف غلط بات بھی کرتا ہے اور اس حد تک کہ اس میں بے وقوفانہ بولتی ہو تو آپ کو یہ سننا پڑے گی اس لئے کہ یہ جمہوریت کا تقاضا ہے یہ جمہوریت کا کچھ ہے لیکن ہم نے یہاں یہ دیکھا ہے جناب والا! الیکشن کے ختم ہونے کے دسویں دن جس طریقہ سے اسمبلیوں میں بھنگڑا، ڈانس ڈالا گیا خدا کی قسم سر شرم سے جھک جاتا ہے اور اسمبلیوں میں جو طریقے اپنانے لگے کس بات پر۔ تم اگر اقتدار میں نہیں آئے تو کیا ہوا دوسری مرتبہ آسکتے ہو۔ اگر یہ پارٹی اقتدار میں آئی ہے تو کل آپ آجائیں گے، کوئی ضروری ہے کہ آپ اس حکومت کو جس کو چھ دن بھی نہیں ہوئے disturb کریں کیوں اس ملک میں ان جمہوری اداروں کو پنپنے نہیں دیتے ہو؟ کیا سمجھتے ہو اگر آپ حکومت میں نہیں لگے تو یہ ملک ختم ہو جائے گا؟ جناب چیئرمین! جو طریقہ کار لوگوں نے اختیار کیا ہے اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی اور کو لانا چاہتے ہیں اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ساتھ ایڈجسٹمنٹ جمہوری قوتوں کا تو نہیں ہو سکتا ان کے ساتھ ایڈجسٹمنٹ ان لوگوں کا ہوتا ہے جو ہمیشہ غلط راستوں سے اپنے آپ کو ایوان اقتدار میں لائیں۔ جناب چیئرمین! بڑے دعوے یہ لوگ کرتے ہیں کہ ہم نے اس ملک میں معاشی انقلاب لایا۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گا کہ معاشی طور پر آپ اپنا 92-93 GDP کا لے لیں۔ آپ کی پالوشین گروتھ ۲ اعشاریہ کچھ ہے ۲۰۵ ہے لیکن آپ کا GDP جناب والا! ۲ فیصد ہے۔ کیا یہی آپ کے معیشت کی مضبوطی ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کی کاؤن ۹۲-۹۳ میں ۲۹ فیصد کمی رہی اس کی وجہ یہ تھی کہ کاؤن وائرس کی وجہ سے آپ اس قابل ہی نہیں رہے کہ آپ اس کاؤن وائرس کو کنٹرول کریں۔ جناب چیئرمین! ۱-۹۲ میں ہماری برآمدات جو ہیں وہ ۱۲ فیصد ہیں لیکن ۹۲-۹۳ میں وہ ۱۰۰۰ رہ گئی۔ جناب چیئرمین! درآمدات کا تو حال یہ تھا کہ بجائے اس کے کہ ہم فریڈلائزر، مشینری اور زرعی آلات منگواتے، ہم نے غوردنی تیل، گندم اور گازیوں پر ٹیکہ کر لیا۔ یہ تو ہماری برآمدات کا حال ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے درمیانی اور طویل المیاد بیرونی قرضہ جات ۹۳-۹۲-۲ تک 80.50 بلین ڈالر بنتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایکسپورٹ کا ۲۵ فیصد ہم بیرونی قرضہ جات میں دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہماری درآمدات و برآمدات میں جو عدم توازن ہے اسکی یہاں پر میں تھوڑی سی نشاندہی کروں گا ۹۲-۹۳ کے جاری حسابات میں خسارہ جو ۹۲-۹۱ میں ۱۰۹۸ ملین ڈالر تھا۔ وہ ۹۲-۹۱

میں بڑھ کر ۱۹۲۶ ملین ڈالر کا ہو گیا یہ ہماری معیشت کا حال ہے۔ اور دوسری طرف جناب والا! اس میں 5.00 ملین ڈالر پبلی ٹیکس سکیم بھی ہیں۔ جناب چیئرمین! نواز شریف حکومت نے ہی کہا کہ ہم جھولی لے کر نہیں گھومیں گے۔ ہم باہر کی دنیا سے بھیک نہیں مانگیں گے۔ اب آئیے جناب والا! ہماری debt service جو increase ہوئی ہے سود میں ۲ بلین تھا۔ جب وہ وزیر اعظم تھے تو اس وقت ۱۰۸ بلین تھا جو کہ ہمارا جی ڈی پی کا ۸ فیصد بنتا ہے یہ ہمارا خسارہ بڑھا ہے۔

اس کے بعد جناب والا! ہم نے ۹۲-۹۳ میں پیسے لئے ۶۳ ملین بینکوں سے ۲۰۰ ملین نان بینکنگ سیکٹر سے اور 25.40 بلین باہر سے کہتے تھے کہ ہم قرضے نہیں لیں گے لیکن ہمارا حال تو ہے اور پھر ان تین سال کے دوران آپ نے کرنسی کے 38.8 فیصد نوٹ چھاپے یہ تو آپ کی اکاؤمی کا حال رہا ہے جس کے دعویدار ہم تھے کہ بہت ہم نے معاشی ترقی کی اور denationalize کیا اور پرائیویٹائزیشن کیا۔ اور اس سے ہمارا حال تو یہ ہو گیا تھا جناب والا! چھ مہینے پہلے کہ حکومت کے پاس پیسے نہیں تھے کہ ملازموں کو تنخواہیں ادا کر سکتی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو نہ صرف اس تین سال میں تباہی کے کنارے لگایا گیا معاشی اور سیاسی طور پر بلکہ اس سے پہلے بھی اگر آپ پوری تاریخ لے لیں ہر حکمران جو آیا اس نے contribute کیا اس ملک کی خرابیوں کو زیادہ کرنے میں بجائے اس کے کہ اچھائیاں پیدا کرتا۔

جناب والا! فارن کرنسی کا تو آپ کا یہ حال تھا کہ ہمارے فارن منسٹر صاحب جب جاتے تھے تو سوانے ایک مسکراہٹ کے کوئی عملی کام ہمیں ان کا نظر نہیں آتا۔ آپ کو یاد ہو گا جناب والا! کہ سویت یونین کے نوٹنے کے بعد ہماری کوشش یہ تھی کہ مسلمان ملکوں کے ساتھ سنٹرل ایشین ریپبلکس کے ساتھ روابط بڑھائے جائیں۔ چونکہ نئے نئے آزاد ہونے ہیں، کیونکہ ہم بھی مسلمان وہ بھی مسلمان، تو پتہ یہ چلا اور ہماری قابلیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہندوستان تو پہلے وہاں پہنچ چکا ہے۔ ہم نے بعد میں نیند سے اٹھ کر کہا اور دیکھا کہ وہ پانچ ملک تو آزاد ہو گئے ہم بھی چلیں وہاں پر۔ تو پتہ یہ چلا کہ انڈیا پہلے پہنچ چکا ہے۔ جناب والا! افغانستان آپ کے سامنے ہے۔ ضیا الحق نے افغانستان میں امریکی آشیہاد حاصل کرنے کے لئے جو طریقے اپنائے اور ہماری بہت سے پولیٹیکل پارٹنرز نے including ضیا الحق نے وہاں پر ہمداد کا جو اعلان کیا آج اس کا انجام آپ کے سامنے ہے۔ اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ کسی طریقے سے افغانستان جل

رہا ہے۔ افغانستان کس طریقے سے حل رہا ہے۔ کتنے لاکھوں اور ہزاروں لوگ کٹ مر رہے ہیں۔ اب مجھے کوئی مانی کا لال بتانے کہ یہ جہاد ہے کہ فساد ہے؟ اس سے زیادہ فساد اس زمین میں کوئی ہو سکتا ہے؟ اس زمین میں افغانستان کی وجہ سے ہیروئن کچر develop ہو۔ کلاشن کوف کچر develop ہو۔ اور ہمارا ملک معاشی طو پر بد حال ہو گیا۔ اور اس کا انجام یہ ہو گیا کہ ہم نے افغانستان میں اپنے بھائی کو آپس میں ایک دوسرے سے لڑایا اور کس نے لڑایا اور اس کے بعد ہماری سابقہ حکومت نے بھی اس کو continue رکھا کس لئے؟ کہ اس کا تعلق بھی اسی فرقہ سے تھا۔ اسی کھاتے میں تھا۔ انہی کے پیداوار تھے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری فارن پالیسی مکمل طور پر ناکام ہو چکی تھی۔ کشمیر تو کشمیریوں کی وجہ آج دنیا میں آگے بڑھ گیا ہے۔ وگرنہ گذشتہ حکومت کی طرف سے کشمیر کے لئے کوئی ایسا کمریوش نہیں تھا جس پر وہ ناز کرتے ہوں کہ ہماری پالیسی تھی۔ جناب چیئرمین! اس کے علاوہ صوبوں کا جہاں تک حال تھا سندھ ہمارے سامنے ہے۔ آج بھی فوج کی موجودگی اس کی نشاندہی کرتی ہے کہ سندھ کی situation کیسی تھی۔۔۔ سندھ میں کسی طریقے سے پولیٹیکل elements کو develop کیا گیا۔ اور اس کے بعد کس طریقے سے انہیں لڑایا گیا اور سندھ کو کس طریقے سے بہم بنایا گیا۔ یہ وہی لوگ تھے۔ بھر جام صادق علی نے سونے پہ سہاگہ کا کام کیا۔ اور پاکستان کی تاریخ میں جو کچھ کسی ڈکٹیٹر نے کرنا تھا جام صادق علی نے کہا کہ میں تو کم از کم پانچ دس پرسنٹ اس سے زیادہ کروں گا۔ جناب والا! گذشتہ حکومت کی تیشٹل اسمبلی میں two third میجاری تھی اور سینٹ میں اس کی میجاری تھی۔ جس وقت وہ اپوزیشن میں تھی اس وقت وہ نعرے لگاتی تھی کہ جی امانومی، امانومی، جس طرح کہ رہائی نے کہا، مجھے اس کی گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کیا مجبوری تھی کہ وہ آئین کے اندر سے ان تمام غلط کاریوں کو نہیں نکال سکی۔ اس لئے وہ نہیں نکالتا تھا کہ اگر ہمارا پد بھاری ہے اور president ہمارا ہے تو اس کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں۔ اور اس کے بعد بھی وہ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے نہیں کیا۔ اس لئے کہ یہ آئین انہیں لوگوں نے amend کیا تھا۔ جناب والا! جس وقت یہ آئین finalize ہوا تھا۔ بلوچستان کے دو تین ممبروں نے اس پر دستخط نہیں کئے تھے، آپ کو یاد ہو گا۔ آج بھی ریکارڈ پر موجود ہے۔ ایک دو ہمارے لیڈروں نے کیا تھا صرف اس لئے کہ یہ پارٹی کا فیصلہ تھا اس لئے مجبوراً ہم نے دستخط کئے۔ وہ اس لئے کہ ہم پراونشل امانومی پر مطمئن نہیں تھے۔ اس آئین کے تحت جو بھی پراونشل امانومی

تھی اس پر ہم مطمئن نہیں تھے۔ اس لئے کہ جب ایم آر ڈی کی تحریک چلی تو اس دور میں بھی ملک قاسم کی سربراہی میں منارٹی provinces نے یہ سینڈ لیا کہ ہم اس صوبائی خود مختاری سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس لئے اس کو بری ڈرافٹ کیا جائے تاکہ provinces کو خود مختاری دی جائے۔ جناب والا! لیکن ہمارے دوستوں نے جو اقتدار میں تھے، اسے تکمیل تک نہیں پہنچایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں صرف یہ واضح طور پر فلور آف دی ہاؤس پر میں بتاؤں گا کہ ہم صرف آٹھویں ترمیم پر ٹکیہ نہیں کریں گے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ صرف آٹھویں ترمیم کو ہی ہم ختم کریں گے اور باقی کو پھوڑیں گے ہم قطعاً کسی کا ساتھ نہیں دیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ complete deal ہو، package deal ہو Constitution کا یہ نہیں ہو سکتا کہ Constitution کے دو آج Amendment کریں گے اس کے بعد جب ضرورت ختم ہو جائے گی۔ تو ہم کو بے دست و پا پھوڑ دیا جائے گا۔ یقیناً ہم اس کو نہیں مانیں گے۔ میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ آئین میں ترامیم لانا ضروری ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ فارن پالیسی کو نئے ڈگر پر چلائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اکادمی اس قدر خراب ہو چکی ہے کہ جب تک ٹھنڈے دل سے بیٹھ کر اور صحیح طریقے سے taxation کا نظام اور دوسرے نظام بہتر نہ بنائے جائیں۔ اس کی economy کبھی develop نہیں ہو سکتی۔ صحیح طریقے سے، جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس ملک کی مختلف قومیتوں کے حقوق کو جب تک protect نہیں کریں گے۔ صوبوں کے حقوق کو، اس وقت تک اس ملک کی موجودہ کیفیت موجود رہے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپوزیشن کا بھی فرض ہے کہ اگر کوئی گورنمنٹ صحیح قدم اٹھانے تو صرف اس بنیاد پر کہ پیپلز پارٹی نے اٹھایا ہے۔ اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے، لیکن اگر وہ ایمانداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ غلط سمت کی طرف جا رہی ہے۔ یہ ان کی ذیوائی ہے کہ ان کی مخالفت کریں۔ لیکن جناب والا! جو طریقہ ہم نے دیکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ confrontation نہ جانے ہمیں کہاں لے جائے گی۔ جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے عرض کیا وہ بھی سن رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی والے بھی اور ہمارے پرانے دوست بھی سن رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ پیپلز پارٹی والے اس کو repeat نہیں کریں گے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ ملک قاسم صاحب۔ جی جناب فرمائیے۔

جناب بشیر احمد منہ۔ جو موشن آرہے ہیں۔ فلور آف دی ہاؤس پر اور جو نہیں ٹیک آپ ہو سکے۔ کیونکہ صدر صاحب کی تقریر پر debate تھی تو اگر آپ ٹکم فرمائیں کہ وہ carry forward کریں۔ جی۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی Is there any objection? کہ اس سیشن کے دوران ہمیں بہت سے سوالات اور موشن جو موصول ہوئے ہیں۔ وہ ٹیک اپ نہیں ہو سکے کیونکہ صدر کی تقریر پر بحث ہو رہی تھی۔ تو جی اگر سیشن prorogue ہوتا ہے یا جو بھی ہوتا ہے۔ اس کو carry forward کر دیا جائے۔

Malik Muhammad Qasim: Actually, it was decided earlier also. I think, the ruling had been given by the Deputy Chairman that it may be carried forward.

Mr. Chairman: So, this will be carried forward.

تو یہ یعنی ختم نہیں ہو جائیں گے۔ ٹھیک ہے اگر آپ کی منشا ہے کہ موشن بھی ہوں۔ تو سارے carry forward ہو جائیں گے۔

ملک محمد قاسم۔ وہ سوال کے متعلق تھا۔

جناب چیئرمین۔ موشن بھی جی۔ یعنی کوئی اعتراض، ویسے normally اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ یعنی اکثر یہ ہوتا ہے۔ ملک صاحب، کہ کیونکہ ایک Rule ہے کہ جب prorogue ہوتا ہے سیشن تو یہ سارا کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ Lapse کر جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ backlog نہ رہے۔ کوئی دوبارہ دینا چاہتا ہے۔ تو repeat بھی کر دیتا ہے تو by deeming this, you save that but anyhow if یہ بھی ہوتا ہے کہ نئی چیزیں آنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ but anyhow if that is the wish of the House تو ٹھیک ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب یہ موشن بھی ہو جائیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ جی جناب ملک صاحب۔ جی فرمائیے۔ عبدالرحیم صاحب۔

آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ملک قاسم صاحب۔ ذرا کورم پورا کر کے جناب والا بات کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے۔ آپ کورم کی بات نہ کریں۔ ٹھیک ہے پلیز اس وقت ایک نئی روایت قائم نہ کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ روایت جب اجلاس شروع ہوا۔ کھلی فضا میں کورم کا سوال اٹھایا گیا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کسی نے نہیں اٹھایا۔ یہ فیصد ہو چکا ہے کہ کوئی نہیں اٹھائے گا۔ براہ کرم بیٹھ جائیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ تو پھر ملک صاحب کی خاطر لیکن ملک صاحب بھی اس پر آئیں ناں۔

جناب چیئرمین۔ وہ خود بخود لوگ آجائیں گے جب تقریر شروع ہو گی اور آج اس کو ختم کرتے ہیں۔

Malik Muhammad Qasim: Mr. Chairman, I am frankly speaking.

It was a surprise to me when I was sitting in my chamber.....

Mr. Chairman: I hope you have that mike on.

Malik Muhammad Qasim: I did have the mike on but at that time I had put it off because some of the Senators were talking to me, but I had a surprise when I got your summons to be here to wind up the debate. Sir, I am in total agreement, I am in the side that I praise the address of the President. It was a very good address. It was very good speech. I don't want to go and explain in manner, in very good manner as Raza Rabbani did this morning. But I have been noting, I have been reading rather also verbatim speeches of my friends which have been made here criticising the government or giving

suggestions or anything like that and most of the things which have been said whether it is about law and order, whether it is corruption, whether it is about provincial autonomy or any other problem which confronts the country today. I am in agreement with them. And whatever they said, is the truth which they have said. But when they criticise, I only want to point out one thing. Who can deny the bad law and order situation in the country? You can't hide it by making speeches. Who can deny the amount of corruption in the country which has become in a -----which has almost formed part of our society in every sphere of our society? It's not the politicians alone. I am not sparing the politicians. I am one of those who always consider that the primary responsibility comes on the politicians. But it would be not fair if politicians are alone blamed for corruption. It's the politicians, it's the bureaucrats, it's any individual who has an opportunity to make money or to do anything or commit a malpractice if he is in authority to do so. It is all those people except very honourable exceptions, of course, there are exceptions. There are jewels in this country also who are not involved in corruption. Then there is intellectual corruption. As a matter of fact, it is the educated class of this country which is the cause of all the evils in this country. 97 or 95% people of Pakistan have nothing to do with that. They only suffer. They only bear the burden of all those malpractices, corruption or anything else and it is the educated people who-----and I would say, Sir, when we are in the governments we talk something else and when are in the opposition we talk something else and when we come back to the government we always forget, most of us forget, what we have been saying in the opposition and what we have been demanding? Therefore, I am not one of those who would say that the law and order situation is good. I am not of them who would say that the corruption

is not rampant in the country. I am not one of them who would say that people are happy and there is employment and there is no un-employment in the country. I am not one of those who would say, as has been pointed out this morning or yesterday that the debts which the country has been acquiring, has been misused, has been usurped by people, have been looted. So Sir, I would say one thing only that give us an opportunity. It was very sad. On the one hand the Leader of the House and the Leader of the Opposition had made such good statements in the National Assembly. They had said that they would co-operate with each other. And all of a sudden, I was not in the Assembly, but probably it was televised that I saw an ex-Minister who now sits in opposition blaming Mohtarma for her Kashmir policy. I think, three weeks had not passed of taking over the Government when she was being blamed: what have you done for Kashmir? What have you done about this thing? What are you doing? What have you done about this thing? The law and order problem the corruption and everything was being thrown on the Government parties or on the Government. That is not fair. If the Government is not giving an opportunity, if I am in agreement with what my friend Mr. Manzoor Ahmed Ghichki was saying or what somebody else have said today and even before, that when the Government has come, the Government has taken-over and they are saying in March 1994 this Government would not be there and you will see what happens. You read the press, you read what statements are given. Now, Sir, that is not going to improve the condition in the country. If the Government does something wrong, if the government does not improve things, if the government is not prepared to change the policies, which are in existence in this country and have damaged this country, if they don't do it, I will be one of them who may be the biggest critic of

this government. If it is not given an opportunity, if it is not given any time, if it is not allowed any time, the very moment it comes into power it is told that this government is going away. Why? Why are they trying to insinuate and then those very people come and say Martial Law would come, the army would take-over so and so would come and then we start criticising the army, we invite the army ourselves by doing such things. We create conditions for the army to take-over. There are adventurers everywhere. There are adventurers in the army and amongst the politicians, the adventurers are there also. Then may be, they always keep one waiting for such opportunities. Why do we create such opportunities? No Martial Law has been imposed, Sir. Let me tell you very frankly, I have opposed every Martial Law. People keep on saying about the Ayub Khan. I am not ashamed of having been with Ayub Khan, but I was not with Ayub Khan when he was the Chief Martial Law Administrator and when there was Martial Law in the country. I joined Ayub Khan one year after the elections, Sir. Let us not, I am not ashamed of it, I am not going into it, but I have opposed every Martial Law. But it is a fact that we have been creating conditions in this country. You take any government of the day, any government which has come into power, whether it has come through vote, and I am talking of my own party also, I am talking of the Muslim League when Pakistan was formed, though I talk after the death of the Quaid, I am not talking before his death. Anybody, who is in the opposition, is considered, he has always been considered, as the enemy of Pakistan. The governments of the day, whether they come through vote, whether they come through some other method, they always think that they are the-----

-----عقل کل

they know each and everything, nobody else is interested in the welfare of country. So much so that the opposition is considered a security risk. This is not an ordinary thing. Even, I have been considered a security risk. And when that happens, when the Opposition is considered the day they are not patriot, they are all anti-Pakistan, then even they are not considered human beings and a time comes when they all in the opposition join hands against the government of the day and our objective is only one and that is how to remove a particular person or how to remove a particular political party or a particular government. Once that happens, we come on the road that has been the pattern to which even people who are with the government have been referring to her and the people who are against the government have been referring. That is the pattern of running of things in Pakistan. Since fifties that when the opposition gets fed up, when they feel they cannot come into power by ordinary method, when they feel that they cannot face free and fair election in the country then they come on the roads. They form alliances and the main objective, though we come with great principles, we come with many ideas, we make many basis for those alliances, we have programmes and every thing, but the main thing which we have is the removal of the government of the day, is the removal of the person, particularly, the leader who is in power at that time. And once they come on the roads and once that happens and the man is removed or the things come near removing him, then we apart companies. We even join hands with the Martial Law. No Martial Law has come unless a certain set of politicians have asked for Martial Law and no Martial Law has continued or has been successful in remaining in power, I am not saying successful, successfully running the country, but remaining in power unless and until some of the politicians have supported

it. That is a very sad story, Sir. But this is a fact of life. We have to get out of that. This is what I say. I don't want to make any allegations. I don't want to say that this is what I have inherited from you. I don't want to say that this government has inherited all the ills from the previous government. It may have inherited, I won't like to say that. Because this has become an excuse. We always say.....

تم کیا کرتے تھے؟ تمہارے وقت کتنا پیہر کھایا جاتا تھا؟

This cannot be justification. If I have come into power, if anybody else comes into power, you take the chair, not for the sake of chair, you come into the chair to improve the things in the country. And if you can't improve the things, you cannot take shelter behind this thing that because your time was as bad as my time, why are you criticising me? You can't do that. You are too doing disservice to the country, then you are in nowhere better than what you were when you were in the opposition or the others were in power. Who says that the Law and Order or other policies or other things within the country are good? You are not a nation anymore, we are not a nation any more. We are a divided people. We talk on the basis of provincialism, we talk on the basis of brotherism, we talk on the basis of sectarianism, we talk on the ethnic basis. We think in all those terms. There may be reasons for it. I am not criticising that, but today we are not that nation which we were in 1947. That is one of the biggest problem of the country. And again and again, I keep on hearing, justly it is being said there was a committee, which I was heading and the M.R.D was formed. There was a Committee which came to a unanimous decision about the amount of autonomy, powers and the various other things. It is not only the subjects which matter, it is many other things the interference in the powers, the continuance of

emergency and various other things which were decided upon, but I would not call it unanimously because Tehrik-e-Istiqal did not agree with it but it was almost unanimous and I also believe that it is not 1947, it is not as a matter of fact, the same country. It is fault of all. It was the only one party in this Pakistan, which was against Yahya's policies that was NAP. Every other political party in this country, I am talking the West Pakistan, supported Yahya's policies. Therefore, cut it or do it or --- they said you and I and Behrawar Saeed were also responsible. Let us be very frank. Let us not go into that. I did not want to say anything. I did not want to say anything which should be controversial. Every Muslim League supported Yahya, let us not go into it. I am not talking that the convention League did not. I was not the Secretary General of the United Muslim League at that time. Now, if you want to talk about the Convention League, Mr. Chairman, then, I will have to say that Convention League was one of those a few parties, under the leadership of Fazal-ul-Qadir Choudhry who opposed Yahya's policies, who opposed Yahya's Martial law and it was the only party which opposed the Yahya's Martial law. I did not want to go into it. I want to be constructive. If we were not dead, do you mean to tell me that the country would have gone to the dogs, it has gone today. If we were acting like patriotic citizens and politicians you think, the conditions of the country would have been what, they are today. Let us be frank with the people of Pakistan. Let us accept our follies. Let us get together. Let us come together. The problems of this country cannot be solved alone by any political party or by any Government. You have seen all the governments of the political parties but if you do not take back that all loot, whether it is with me or with anybody else. You say that it started from 1960. Some of you that it should be started from 1977. Some people say that it should be

started from 1977. Some people say that it should be started from 1970. Start it from 1947 and let me tell you, we have talked about unemployment. We have talked about development. We have talked about many things. We have talked about yellow cabs, taxis and this and that. I do not want to criticise anything. Let it come. I will go into it, I promise you, we all go into it. If anybody is guilty of yellow cabs and I will see how he can be spared? If anybody is guilty of anything even from the Government party, I promise you that I will do my level best to rectify it. But let me tell you that, to say that employment would be there, to say that development would be there, to say that ills would go away, to say that

مہنگن ہیں جانے گی کچھ نہیں ہوگا۔ آپ کہتے ہیں کہ قرضے کیوں تے۔ قرضہ لینا کوئی بری بات نہیں ہے۔ اگر باہر کے ملکوں سے تے گئے ہیں۔

It is all that money which colonial powers had taken away from our country. Also, if we asked them to give us loans, we are asking them not to return that money, the loot which they had taken away or by their ancestors. We are asking them that what you have earned from our country? Give it to us on loans, so that we can develop ourselves, but what happens? What is bad is that we have been getting these loans to make development in this country and by bringing that development we had to create jobs, we had to improve economic conditions also and through those, improving the economic conditions and by making profits we had to return these loans. Today, you have to tax the people of Pakistan even to pay the interests on those loans. You have to take loans for debt servicing. So, therefore, Sir, if somebody says that he is going to change the shape of this country, it is not going to happen, and therefore, I appeal to all the political parties whether they sit in the opposition or whether they are in the Government and I want to point it out to them that even if you all join hands,

even if you all make a government, if this loot is not taken back, whether I have taken it, whether my friends have taken it, unless you take it back and then use it for the development of the country, there is not going to be any change in the economic conditions for the employment of the people of Pakistan. Let us be very frank about it. It is not an ordinary loot and I would go to the extent, I am with the Government. I am representing the Government here. We will have to change the laws.

کوئی پیسہ کھاتا ہے تو رسید کچھ کر دیتا ہے؟ You will have to adopt the methods you

will have to ask کہ قاسم تم پہلے ایڈورڈ روڈ پر کام کرتے تھے۔

You were living in your old office. Now today, you are living on the Mall from where have you got this and if I can explain it and I can say this is how I have done it. I am not against the poor of this country. I am with them. If they work, if they have improved their conditions, the family conditions, it is not the improvement of theirs. It is the improvement of the country as a whole. It is not a matter of pride to them. It is a matter of pride for the whole country that they have worked diligently, honestly and they have improved a lot, and tell us that this is how we have proved ourselves, this is how we have increased our money, this is how we have improved and changed our living and economic conditions. It is a matter of great honour, it is service to Pakistan. But if they cannot explain it that how from Rs. 500/- they have become the owners of 500 billions of rupees, than Sir, atleast that should be confiscated. Unless you do that, you may call it Utopia, you may call it a whim, you may call it emotionism, whatever you may call it, you cannot change the conditions of this country by just criticising each other, by just throwing mud on each other, by just blaming each other. You have to help each other to find the real culprits and to take back that loot and to

utilize it for the betterment of the people of Pakistan. If you can do that, the things would be better. Tell me please, you have changed whole of my speech. I cannot help it. Tell me please, who is that? We were talking against the 8th amendment, when we were in the opposition, when Benazir Bhutto's Government was removed and even before the removal of her Government, we talked of this 8th amendment, against this 8th amendment, and when Mian Nawaz Sharif's government was removed or was certain to be removed and later on removed, they also talked against the 8th amendment. What is it now that we do not want to change the 8th amendment? I am not talking of 8th amendment, as a whole. There may be good things in it also. But those clauses, which they both criticized, the opposition and the government criticized. There should be some political morality, there should be some..... We must think for the good of the people also. We talk of democracy. It is very unfortunate. I must say that I will blame the people of Pakistan. It is very unfortunate that when we do such things, when we go back, day in and day out, from our commitments or what we have been professing. They vote for us. They should not vote for us.....

(interruption)

Malik Muhammad Qasim: This is the seriousness he (Akhundzada Berawar Saeed) has, this is what he is concerned about his country. You should tell him, he affects you, you can't affect him.

(interruption)

Mr. Chairman: Today, he is affecting you also.

Malik Muhammad Qasim: No, Sir. I am telling you.....

(Interruptions)

Malik Muhammad Qasim: When he disturbs me I go off the track and if he thinks I am talking nonsense, I am prepared to sit down.

(interruption)

Malik Muhammad Qasim: When we were talking against the 8th Amendment, all of us, the ANP was talking, the People's Party was talking, the Muslim League was talking and my friend Mandokhel's party was talking. Everybody was talking. Today, why can't we come to the compromise on that. Why do we put conditions, at least what is good for the country? I am giving an example, it is not only the 8th Amendment and I am with my friends who say that if anything has been done by the previous Governments, it should be praised. I am not one of those if Nawaz Sharif goes to Bosnia he has not gone as Nawaz Shrif. Nobody knows him as Nawaz Sharif. He has gone there as the Leader of the Opposition of Pakistan. He has gone there as a Pakistani. It is an honour for Pakistanis. In the same manner, Benazir has gone to Bosnia. She has gone there as the Prime Minister of Pakistan.

(interruption)

Malik Muhammad Qasim: We make fun of that. It is a matter of which Pakistan should be proud of that the people are going there and if any Pakistani who goes there, he goes there on behalf of Pakistanis.

(interruption)

Malik Muhammad Qasim: So, Sir, I am not one of those. If they have done anything good I will be the first to praise them for that. But I want to ask him that please tell me that the wrongs which have been committed for so many years-----if you talk of Kashmir

کشمیر کا کچھ نہیں ہوا۔

and it was rightly pointed out by Mr. Gichki. It is the sacrifices of the people of Kashmir themselves which have put the question of Kashmir in the eyes of the world. What they are suffering, the way they are being tortured, the way their women are being raped, the way their children are being killed, their resistance for freedom against the Indians which the world is taking notice of, a world which is of double standars, a world of the powers which can finish Iraq just because it had crossed over, or it had taken over the Kuwait and all that. It had to be punished for that. I may not appreciate that action. I am not one of those who would say that there should be transgression into the other countries by countries which have more power than them, but what is happening in Bosnia, what is happening in Kashmir, what is happening every where else but nobody feels it, nobody bothers about it, then they start thinking of that what would be the repercussions if any air strike takes place? Nobody thinks of repercussions when the whole of Iran was wipped of by air strikes and not only the air strikes by the planes but air strikes by the Missiles. So, Sir, even in such a condition the Kashmiris by their sacrifices have aroused the conscience of the world and I hope and for that I must praise the Prime Minister also, the way she has conducted herself, the way she has talked about the policy, the day she has put up the Kashmir case before the world forums, particularly, now when she went to Geneva and Devos and whatever they call it, there the way she has done it, one has to praise her for that also but what I want to say is that if you want improvement in the country, if you really want what you have been saying then you have to give an opportunity to the government of the day. You have to wait, you have not to tell people, you have not to tell bureaucracy that we are coming,

bureaucrates are not servants of any particular government. Bureaucrats are not servants of any particular political party. Bureaucrats are supposed to be the servants of the people of Pakistan. It is for this that they should be taken to task. If they support this government, support the policies of this government, they are bound to carry them out but to do illegal acts at the askance of this government or at the askance of the government of the past, it is treachery. It is not treachery only against the constitution, it is treachery against the people of Pakistan. It is a treachery against Pakistan. Therefore, to encourage such people, to give them a consolation that this government is not going to remain, it is just when the government comes in and you start saying that it is going in March. Yesterday, the papers were full of this thing. Sir, that is not fair. That is not democracy. That is not helping the country that is actually destroying the country. That is creating instability in the country. That is what I would like to know that when they say on the floor of the House or outside, "we will support the correct policies of this government," any Opposition which says that----- Is this supporting the correct policies of this government or any government or is it creating hitches, creating instability in the country when you talk that they are going out? How can they turn us out, Sir? How can they turn us out in March? Now, I am talking to those who talk of Martial Law, who talk of the army coming in and of our army doing this thing and our army doing that. I want to ask them, "on what basis can you remove this government unless you have majority in the National Assembly". If you do not have majority in the National Assembly, if you could not remove this government when it had just a majority of three or four votes. I am talking of 1990, when you could not win a vote of no confidence against her. Today, they are in a much better position and when they come into

power, you start saying that they would not remain till March. Which democracy do you talk about? Which Constitution do you talk about? Which betterment in the country do you talk about and which were those policies which you say that you are supporting, that you talk about on the basis on which you say that this government will not be there. Are you inviting somebody? Are you not aware of the Clause "subversion of the Constitution"? Are you not doing the things which would worsen the situation in the country? There are blames, and I will tell the government also that when you blame, when you say this is no question of making now speeches or coming into the Press or coming on to the TV and Radio that the money has been suppressed or the money has been taken away, or this thing has been done or that thing has been done. A loot has been done. You are in the Government, or, I would say, we are in the Government, this is our duty now, if somebody has done let us prove it to the nation. It is no use just coming into the Press and saying this thing. Let us not act like our predecessors and I am proud that what they did that has given you and me credibility. They couldn't prove a single case against you. But I would not like to be in the same boat. I would not like to deceive the people of Pakistan. I would not like them to say that they take turns. If you really feel that somebody has done something, that somebody has been guilty of corruption, let us try to prove it. Let us try to dig out that. And at the same time through you Sir, through this august House I want to make an appeal to the Newspapers of Pakistan, to the Press of Pakistan. I want to make an appeal to the people of Pakistan that you publish such big news about such big loots about such big wrong actions of individuals or of the Governments it is your duty to prove it also. And I want to beg of the people of Pakistan who know something that until and unless you

help, nobody can be successful in digging out corruption. And I am stressing this for two reasons. I personally feel and I am not saying it today, I have always said it that in my humble opinion, I may be totally wrong, corruption is the number one problem of this country. And unless and untill we are able to improve things, we are able to not only point out but dig out these things and it cannot be done unless the people are helpful in it; or they not only support through the Press or anything but they should help indigging out the proofs for this thing. A Lady correspondent criticised me and she said that he says that corruption is far stronger than anti-corruption. I still say that in my country, corruption is really very strong. I still say it. And, therefore, I need more help. I said that I have always said that corruption is number one and secondly, I have been asked to dosomething about this corruption, I need your help. I need the help of the opposition. I need the help of the Press. I need the help of the people of Pakistan. It is a very very difficult job. It is a job which is almost impossible. In that I need you help. And you will have to help me. And I again say that I agree with you that things are bad in the country. What Zarif Mandokheil said; I was telling him his speech was very good. Sir, not only it was enjoyable in the manner in which he said that it contained hard facts. What he said about the boys, what he said about the examinations. He talked of the examinations Sir, in the University or in the schools, and he said that the papers are solved from outside. Sir, these telephones are used, these new mobile telephones are used to solve the papers. Not only that he talked of schools, University papers are looked out. Leave aside that Sir, Public Service Commission's papers come in the Press and they are leaked out. It is not an ordinary thing. It is not a joke in the conditions in which this country is today. It is not a question of who is in power and who is

not in power? It is not a question who is responsible and who is responsible and who is not responsible? It is a question that everybody, whether somebody is in the opposition, if I commit wrong it is not only my friends that would suffer, even my opponents, my enemies, my opposition would also suffer. The whole country is going to docks, in every sphere of life. Her Sir, somebody was talking and praising. I won't criticize the Motorway, I am not talking about that, I have no time for that, many things have been said and let us now prove what they have been doing. What I want to say, it was said, Zarif Mandokhel said and he was very correct Sir, he said that the culverts being built during the British days in Balochistan, are still in existence but the roads and the bridges which are built now they cannot last for a long time. Sir, I can quote here without any fear of contradiction, a bridge on the river, a bridge which is of great importance even from defence point of view, which is in my district, which connects Okara, which connects Arifwala or Sahiwal and Bhawalnagar, Sir, it was opened in 1989. It was built earlier but it was opened in 1989 by the provincial government of Punjab. I am not criticizing anybody, I am just spelling out the conditions of the country, the development of which we keep on talking, it was a bridge which was opened in 1989, Sir, its foundations went down in 1990 and it was closed in 1990, it is a bridge over Satluj, it is called the Bhukkan Bridge. It is of a great importance for the defence and I am very shocked that most of my friends here won't be even aware of it and I don't blame them. It may be my fault. It may be the fault of the people, I don't blame the Minister, I don't blame the Engineer, I don't blame the Thekedar, I blame myself and the people who play that bridge that we did not make enough noise to let the people know what is happening in the country. It is a bridge over a river, it is not a bridge or a culvert in a small village. This is the

condition of development. This is how the things are being done. This is how the money is being spent for this bridge we must have taken alot of money from abroad. We must have taken loans. This is what we do and this is what happens. This is what we have to check. Sir, there are many roads, roads and roads are there throughout the country, today, but do those roads exist for more than seven, eight or nine months? A new road is built, every village is connected, great development is done you talk of Taameer-e-Watan, we talk of People's Programme: but let us talk of this thing also that what you do in Taameer-e-Watan, does that road exist after six months or eight months. Doesn't it become rather a bigger problem than a katcha road? This is in all the villages, in all the districts of the Punjab at least wherever I have been going. You take the condition, it has very correctly been pointed out by some gentlemen here, he had only talked of Balochistan or it may be Zarif Mandokhel or Rahim Khan Mandokhel-somebody talked about it. He talked of environment and the conditions and the dirtiness and all that in the cities and everything. Sir, you go down to any city. You go down to you Lahore; let us forget the Mall, you just get off the Mall, you leave the big three/four roads, see what is the actual condition within the city? Can any human being live in that mannner and the real cause is that it is the substandard, it is the amount of money.....

پہلے آپ لیتے ہیں جب آپ ٹھیکہ دیتے ہیں۔ سٹلے آپ لیتے ہیں جب آپ فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ نے کرنا کیا ہے؟ کون سا منصوبہ بنانا ہے؟ پوچھ لیں یہ افسر بیٹھے ہوں گے یہاں پر۔ منصوبہ کون سا بنانا ہے اس کے آپ پیسے لیتے ہیں۔

I know cases in which to put it on the agenda, a matter on the agenda to be discussed

کہ اس چیز کو لانا ہے یا نہیں لانا ہے the laes of rupees are paid to those people who

make that agenda کہ آج آئے اسجنڈے کے اوپر۔ پہلے آپ وہ کرتے ہیں۔ پھر آپ تو فرض کھینچنے میں مثال کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ ایک لاکھ روپیہ آپ کے پاس ہے خرچ کرنے کے لئے۔ آپ کی سکیمیں دس پندرہ ہیں۔ اس سکیم کو جس کو آپ لیتے ہیں اس کو لینے کے لئے پھر پیسہ دینا پڑتا ہے۔ پھر وہ سکیم جب پاس ہو جاتی ہے آپ نے دیکھنا ہے کہ مینڈرکس کو دینا ہے۔ پھر جب آپ خود مینڈر کا سلسلہ بھی کر لیتے ہیں۔ Then there are other things. پھر جو بناتا ہے جس نے اتنا کچھ دیا ہوتا ہے کہ وہ bridge اسی لئے گر پڑا ہے۔ تو اس کے لئے اس نے اپنا فائدہ بھی لینا ہے۔ اگر سو روپیہ خرچ ہونا تھا۔

I think , then you go and spend 20 or 25 rupees on that scheme. That scheme can not exist. It is a joke. You fight here that the government is not doing this thing or that thing.

آپ کی سکیمیں نہیں بنائیں۔ آپ کا یہ نہیں کیا۔ آپ کا وہ نہیں کیا، کرنا چاہیے گورنمنٹ کو without any discrimination لیکن خدا کے لئے اس بات کو زیادہ ضروری سمجھیں۔

I will prefer if the government does not make half of my schemes but at least half of it makes a standard for the benefit of the people fo Pakistan.

آپ اپنی سب چیزوں کو دیکھیں۔ ٹیلیفونوں کو دیکھیں اور چیزوں کو دیکھیں۔ دیکھیں ٹیلیفونوں کو سارے ٹیلیفون تے لگ رہے ہیں۔ وہ تو بے نظیر نے نہیں لگوانے۔ سڑکیں بے نظیر نے نہیں بنوائیں۔ دوسری چیزیں کسی نے نہیں بنوائیں۔ اس کو موقع تو دو۔ It is your duty, you are

honour bound. You talk of democracy. کیا کہتے ہیں آپ کہ ایکشن۔ ایکشن۔ آپ ایسی

باتیں نہ کیا کریں میں کھتا پڑھتا رہتا ہوں اخباروں میں میرے متعلق بھی کھتے رستے ہیں کہ یہ ہو نہیں سکتا تھا۔ فلاں نہیں تھا۔ یہ نہیں تھا۔ وہ نہیں تھا۔ باقی باتیں نہیں کھتے کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ وہاں تعمیر وطن کا لگ گیا تھا دس دن کے اندر۔ یہ نہیں کھتے کہ دو سو jobs دے دیئے گئے تھے۔ یہ نہیں کھتے کہ ban اٹھوائے گئے تھے۔ یہ نہیں کھتے کہ سارے افسروں کو ختم کر دیا گیا تھا۔

and let us be very frank. We talk of transparency of election and when I say this,

I say this very frankly that let me tell you one thing that I am pursuing a

petition of 1988. I am not going to gain anything from it but I do want a certain

thing to be decided for ever.

کہ الیکشن ڈومینٹ تو گورنٹ نے ہی کرانی ہوتی ہے۔ لیکن وہ جو خاص development آپ دس دن کے اندر کرواتے ہیں ہیں۔ آپ ہماری گورنٹ کو change نہیں کر سکتے۔ یہ میں آپ کو صاف بتا دوں۔ اگر کوئی آپ اور method استعمال کر رہے ہیں تو let me tell you that we will resist it. یہ مذاق نہیں ہے کہ روز کوئی گورنٹ آ جائے اور پھر اس کو اس طرح بنا دیا جائے۔ اور پھر کوئی صاحبان تشریف لے آئیں اور سارا blame ہم پر پھینک دیں۔

(مداخت)

ملک محمد قاسم۔ میں یہ صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو گورنٹ پیشی ہوتی ہے۔ وہ محدود افہاتی ہے اور اگر آج میں اس چیز کو ایک بالکل فضول چیز کو infructuous چیز کو۔۔۔۔۔ I am giving an example. Don't take it that I am doing something. I just give an example اگر میں ایک infructuous چیز کو pursue کر رہا ہوں تو اس کا cause؟ تو جو گورنٹ بھی ہو اس کو یہ حق حاصل نہیں ہونا چاہیے کہ اس کے candidates ایک ملتے کے اندر دس روز کے اندر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کر دیں۔۔۔۔۔ یہ حق نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے وزراء، ان حلقوں کے اندر یا اپنے حلقوں کے اندر دو، دو سو تین، تین سو نوکریاں، ban کو ختم کر کے، دے سکیں یا qualification کو relax کر کے دے سکیں آپ transparant کہتے ہیں۔ Sir, I want to say one thing for the last elections fact نہیں ہے کہ یہ جتنے ووٹ شیٹ تھے یہ پہلے کے بنے ہوئے تھے۔ میں blame نہیں کرنا چاہتا I don't want to say I never said it in my own elections, when the clearly had taken place. اب تو کہنا ہی نہیں چاہیے لیکن جہاں جو گورنٹ گئی تھی، کیا یہ fact نہیں ہے کہ ان لوگوں کو اتنی power تھی، انہوں نے سارے ووٹ وغیرہ، یہ وہ بنائے ہوئے تھے۔ Its a fact اور میں اس لئے چاہتا ہوں۔

I am pursuing the case that any government of the day and we are going to be the government of the day INSHA ALLAH when the next elections come-----

اخونزادہ بہرہ ورسمید۔ اگلے مارچ تک۔۔۔۔۔

ملک محمد قاسم۔ آپ یہ کہتے ہیں میں تمہیں بتاؤں گا کہ بیٹا، کتنے مارچ ہوتے

ہوتے ہیں۔ لیکن۔۔۔۔۔ (تھمتے)

بات یہ ہے کہ کسی گورنمنٹ کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ جس گورنمنٹ کو اجازت ہو گی وہ اس چیز کو استعمال کر سکیں گے۔ تو جناب! میری معروضات یہی تھیں۔ میں نے زیادہ وقت لے لیا ہے۔ میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ملک کے حالات اچھے نہیں ہیں، ملک کے حالات بہتر کرنے کی کوشش کریں گے کہ یہ بہت اچھے ہوں گے اور بہت improve کریں گے ملک کے interest میں ہوں گے۔ ملک حالات کے لئے آپ کی جو problems ہیں، جو نیشنل issues ہیں، جو۔۔۔۔۔ میں یہ آج نہیں کہہ رہا مجھے خوش ہوتی ہے۔۔۔۔۔ کئی لوگ وہاں بھی بیٹھے ہیں، مجھے criticise کیا کرتے تھے جب میں کہتا تھا کہ اس ملک کے مسائل بڑے گھمبیر ہیں اس ملک کے مسائل کو حل کرنے کے لئے سب کو مل کر Collective Leaderships کو حل کرنے پڑیں گے۔ سب کو مل کر کرنے پڑیں گے۔ Consensus لانا پڑے گا۔ سب بیٹھتے تھے Political Parties اور Political Leaders بھی مجھے criticise کرتے تھے کہ یہ جی اپنے مفاد کے لئے سوچتا ہے۔ اپنی بات کے لئے سوچتا ہے اس لئے ایسے کہتا ہے۔ آج اللہ کا احسان ہے کہ جناب بہت سے لیڈر، بہت سی Political Parties یہ feel کرتی ہیں کہ اس ملک کے جو National Issues ہیں، جس میں Nuclear کا معاملہ ہے جس میں کشمیر کا معاملہ ہے، جس میں Corruption آتی ہے، جس میں ملک کی یکجہتی آتی ہے۔ جس میں لوگوں کی employment کا سوال ہے جس میں مسکائی کا سوال ہے۔ یہ جتنی بھی National Problems ہیں، وہ سب کو ملک کر consensus create کر کے حل کرنی پڑیں گے۔ لیکن جس طریقے پر میں دیکھتا ہوں، یہ سب چیزیں چل رہی ہیں۔ آپ کے ہاؤس میں تو کچھ بہتری ہے جناب! کافی ہے۔

جناب چیئرمین۔ ابھی تک تو ہے، کچھ لوگوں کو غصہ زیادہ آ جاتا ہے۔

ملک محمد قاسم۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ مجھے زیادہ آ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ مجھے بھی آ جاتا ہے۔ لیکن غصہ کا اظہار کچھ دنوں سے زیادہ ہو رہا ہے۔

ملک محمد قاسم۔ لیکن جناب جس طریقے سے میں اور اداروں کو دیکھ رہا ہوں۔ اخبارات

میں، میں جو کچھ پڑھتا ہوں یا سنتا ہوں۔

It is not a happy sight, I am talking as a Nationalist, as I am talking as a nationalist, I don't mean as a Punjabi, I am talking as a Pakistani, as a Pshtoon, as

a Sindhi as a Baluch as a Punjabi also . So, I feel disturbed, I feel frightened , that when in such circumstances we also find people, important people of this country saying.

مارچ میں یہ ہو جانے گا۔ مارچ میں وہ ہو جانے گا۔ مارچ میں کچھ نہیں ہو گا اگر ہم بندے کے بچے ہوں گے تو۔۔۔۔۔ جناب! کچھ نہیں ہو گا سمجھ کر نہیں۔ کچھ نہیں ہو گا۔ جو ہو گا صحیح ہو گا اور کچھ بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور جو کرنا چاہیے گا وہ انشاء اللہ ختم ہو جائے گا۔ لوگ اب سمجھتے ہیں۔ کوشش کی جانی چاہیے اور یہ فرض ہے Political Leadership کا ملک کے اندر کہ صرف اپوزیشن برائے اپوزیشن نہیں ہونی چاہیے I have been criticising my own government at the moment جس طرح گورنمنٹ کو کسی چیز میں discrimination نہیں ہونی چاہیے۔ جہاں تک ملک کی بہبود کا تعلق ہے۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے۔

These are the governments of Pakistan, whether the People's Party's Government whether IJI's Government, whether it is Junejo League or any other league or any other party's government. These are the Governments of Pakistan and they are meant for the betterment of the people of Pakistan. They have to solve the problems of Pakistan. They have not to solve the problems of some particular political party or certain interest.

اگر ہم کرنا چاہتے ہیں تو Consensus لانا پڑے گا Consensus جس طریقے سے بھی ہو۔ لانا پڑے گا آپس میں بات کرنے پڑے گی یہ آپ میں کہہ نہیں سکتا۔ میری تو پرائم منسٹر ہی عورت ہے۔ میں محاورہ استعمال کرنے لگا تھا "یہ عورتوں والی بات بھوڑو" یہ غرے بھوڑو سمجھے کہ نہیں۔ عورت عورت ہی ہو تو اچھی لگتی ہے مرد اگر عورتوں کی طرح behave کریں محمد علی خان

It does not look nice. You said , your leader said that we will co-operate. At least I, as it is, I as Malik Qasim, I have not seen any co-opertation at all. Let us behave in the maimer as we have behaved on the Kashmir Issue. It is a National Issue and we have behaved like one nation. I have found all Political Parties joining toghether and having the same objective and the same policy on

the question of Kashmir or feelings for the people of Kashmir. Let us have the same feeling for the eradication and corruption. Let us not compete each other for making money. Let us compete with each other for taking back the money from the people who have looted this money. If we want to give employment, you will have to adopt the methods together. Let us not think-----

ملک محمد قاسم - ہماری کوئی سیاست ہے جناب؟ ہم اگر کوئی فیل ہو جاتا ہے ملک بھڑ میں جانے۔ ہم خوش ہوتے ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے اگر کسی لیڈر کی۔۔۔۔۔ میں ابھی بات کر رہا تھا بوسینیا کی اور میاں صاحب اور بی بی کی۔ سوال یہ ہے کہ اگر میں باہر جاتا ہوں یا آپ چائز بار ہے ہیں اگر وہاں پر کوئی ایسی بات ہوتی ہے جس سے آپ کی کوئی disrespect ہو یا کوئی ایسی بات ہو اگر It is not disrespect of Mr. Wasim Sajjad. It is a disrespect of Pakistan کوئی باہر جاتا ہے ہم کہتے ہیں اس کو یہ نہیں ہوا جی اس کا وہ نہیں ہوا اس کو پروٹوکول نہیں ملا کوئی اس کو لینے نہیں آیا تھا۔ It is disgraceful to make such statements آپکا تو فرض ہونا پائینے اگر ایک پاکستانی کی باہر عزت نہیں ہوتی تو وہ بے عزتی پاکستان کی ہوتی ہے اور اگر اس کی عزت ہوتی ہے خواہ وہ دشمن ہے خواہ وہ مخالف ہے وہ عزت پاکستان کی ہوتی ہے۔

This policy will have to be adopted. I finish with that Sir, I am repeating it to you, to the press and through out to the people of Pakistan. There is no reaction against corrupt people, that is why the things are not improving

اور میں کرپشن کے متعلق کہنا چاہتا ہوں کوئی زمانہ تھا اگر کوئی پیسے کھاتا تھا تو چھپاتا تھا اسے

شرم آتی تھی اب دکھایا جاتا ہے کہ میں پیسہ کھاتا ہوں حق سمجھا جاتا ہے۔ اس کی شو ہوتی ہے۔

Let me tell you, people who are studying in America or the boys who are studying in America, don't thrill me that you can afford to teach them in America and I am giving you a warning about that. These are not ordinary things. When I name America. I mean all the countries of the world.

یہ کوئی معمولی سی بات نہیں ہے کوئی کسی کا بچہ باہر پڑھنے کے لئے نہیں جاسکتا جب تک وہ کرپٹ نہ ہو یا پھر اس نے صحیح طریقے سے سکھایا ہے تو میں نے تو کہا کہ اس کو اگر ٹھیک کرنا ہے جناب

تو اس سے میری مت ہے کہ Let us co-operate at least in this thing. If we are not corrupt . If we do not want the country to be corrupt وہ میں آپ کو کہتا ہوں بات یہ ہے کہ لوگ برا نہیں کہتے اگر میں جتنی پیسہ زیادہ کھا جاؤں اتنا میں زیادہ اپنے لوگوں کو اچھا کہتا ہوں۔ unfortunate ہے جو بڑی قیمتی ہے۔ ایک thinking change ہو چکی ہے۔ یہ میں باری باری کر رہا ہوں یہ میں آپ کا وقت ضائع کر رہا ہوں خواہ سب کچھ کر رہا ہوں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب تک لوگوں کی sanction نہیں ہو گی جب تک اگر ملک قاسم ایک پیسہ کھا گیا ہے اگر اس کا حق پانی قوم بند نہیں کرتی اسکے ملک والے اس کے محلے والے حق پانی بند نہیں کرتے بددیانتی کو ختم کرنا بڑا مشکل ہو گا۔ خدا کے لئے اس کے لئے ابھاریئے لکھنیئے اس کے لئے کام کیجئے۔

And let us atleast co-operate on this. Let us atleast co-operate Muhammad Ali Khan on national issues. Let us co-operate to build Pakistan, to give jobs to the people of Pakistan, to create better conditions in Pakistan. And Muhammad Ali Khan you have something to do as a worker in the movement of Pakistan. I beg of you, your other people may not have worked in the movement or anything like that, but I beg of you let us do something that what happened in 1971. It should not be repeated again. And I am in complete agreement with my friends Sir.

کہ پراونسل اتانومی کی اوپر بھی بہت پانی پلوں کے نیچے سے گزر چکا اور میں بھی strong centre کے بڑا حق میں ہوتا تھا۔ لیکن strong centre سے اب کام نہیں بنتا۔ اب جو لوگوں کی خواہشات ہیں یہ میں نہیں کہتا کہ سنٹر کو ایسا بنا دو کہ ineffective ہو جائے یا سنٹر کو ایسا کر دو کہ سنٹر سنٹر ہی نہ رہے۔ لیکن جو لوگوں کی خواہشات ہیں۔ سر میں نے مندوخیل کی یا کسی کی تقریر میں آج سنا کہ بلوچستان کے جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں just naming Balochistan not naming other provinces آج جناب ۵۰ سال پاکستان کو بنے ہوئے ہو چکے ہیں سب حکومتیں آتی رہی ہیں۔ میں تمہاری حکومت کو blame کر سکتا ہوں۔ میں کر سکتا ہوں لیکن میں نہیں کرتا۔ میں سب گونڈش کا کہتا ہوں۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ بلوچستان میں technical hand نہیں ملتا یا فلاں چیز نہیں ملتی یا جی وہ سٹینڈرڈ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین - اچھا جی اب بتائیں آئندہ کیا کرنا ہے۔ ہمارے پاس دو تین options ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس ہاؤس کو پھلایا جائے اور کوئی بزنس ایسا ہے یا کام ہے تو adjourn would like the opinion of the House دو سرا یہ ہے کہ adjourn کیا جائے تیسرا ہے کہ prorogue کیا جائے۔ تو پہلے محمد علی صاحب آپ کا کیا خیال ہے کیا ہونا چاہیے۔

Mr. Muhammad Ali Khan Hoti: I personally feel that we finished the agenda yesterday and today the speeches have also been finished, so it should be prorogued because the Government, I think is trying to summon the Senate within this month.

جناب چیئرمین - اچھا جی جناب جبار صاحب۔

میر عبد الجبار - میں بھی جناب لیڈر آف دی اپوزیشن سے اتفاق کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ اگر ہاؤس آپ prorogue فرمائیں اور پھر next date رکھ کے جتنا ہمارا بزنس ہے اس کو ہم یکمشت سب کو لے لیں اور اس کو ختم کر دیں۔ میں سمجھتا ہوں بہتر بھی رہے گا اور ہمارا بزنس بھی سارا صحیح ہو جائے گا اور کام چلا لیں گے۔ میرے خیال میں یہ بہتر ہے سر۔

جناب چیئرمین - کیوں جناب لاہ منسٹر صاحب آپ کا کیا خیال ہے آپ تو کہتے ہوں گے کہ کل ہونا چاہیے۔

سید اقبال حیدر - کل بھی تیار ہیں پرسوں بھی جیسے کم ہو۔

جناب چیئرمین - جی جناب بوستان علی ہوتی صاحب۔

جناب بوستان علی ہوتی - جی میں یہ عرض کروں گا کہ prorogue نہ کیا جائے adjourn کیا جائے کیونکہ رمضان کا مہینہ ہودہ یا تیرہ تاریخ سے شروع ہونے والا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ رمضان سے پہلے پہلے جو ہمارے دن ہیں پورے کر لئے جائیں تو اچھا ہے۔

سید اقبال حیدر - نہیں وہ جو بائیں گے۔

جناب چیئرمین - جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اصل مسئلہ یہ بات نہیں کر رہا، اقبال میڈر سائب کا جو آج رویہ ہے خوشگوار سا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آج relax نظر آرہے ہیں، خوش نظر آرہے ہیں، کل بڑے tense تھے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اس کے بارے میں کہتا ہوں کہ

کی میرے قتل کے بعد اس نے جتنا سے تو بہ

ہائے اس زود پشیاں کا پشیاں ہونا

جناب چیئرمین۔ آج ماشاء اللہ آپ relax نظر آرہے ہیں I hope you are like this

all the time.

سید اقبال حیدر۔ جو بھی مزاج چیئرمین چاہیں۔ (مداخلت) مسئلہ تو کل کی Resolution

کا تھا آج کانیں۔ معزز رکن پروووقیو کریں پھر دوبارہ آجائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ہاں۔ تو پھر اس طرح سب کہ ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے

آپٹ خود ہی دیکھ لیں کہ کب جانا ہے، رمضان ہے، یہ ہے، ایکسٹنڈ آرہے ہیں تو پھر آپ سب

کی رائے یہی ہے کہ prorogue کر دیا جائے۔

"In exercise of the powers conferred by clause 3 of Article 54 read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 2nd February, 1994.

Sigd. Wasim Sajjad

Chairman

[The Senate then prorogued sine die]